اُردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مُصنّفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

فہرست مضامین اُردو ترجمہ کتاب حق الیقین جلد دوم

عنوان	صفحہ
زقوم کی حقیقت وتعریف	۱۸۸
غساق کی حقیقت اور تعریف	۱۸۹
فاسقین اہلِ توحید کی حجت اور خدا کا اُن پر رحم فرما کر جہنم سے نجات دینا	۱۹۱
جناب فاطمۃ الزہراءؑ اور علی مرتضیٰؑ کا زہد	۲۰۵
سترھویں فصل :۔ اعراف کا بیان	۲۰۶
اعراف میں جناب رسولخداؐ اور آئمہ طاہرینؑ ہونگے جو اپنے دوستوں اور دشمنوں کو پہچانیں گے۔	۲۰۸
اٹھارھویں فصل :۔ اُن لوگوں کا بیان جو جہنم میں داخل ہونگے اور اُن کا جو ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔ اور اُن لوگوں کا تذکرہ جو اسمیں ہمیشہ نہ رہیں گے۔	۲۱۰
آئمہ میں سے کسی امام کی امامت سے انکار کرنے والا کافر ہے۔	۲۱۵
حضرت علیؑ کے دشمن ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور آپ کے دوست ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔	۲۱۷
بقدر گناہ شیعوں کو دُنیا میں تکلیفیں ہوں گی۔	۲۲۱
مومنین کی سفارش سے کچھ جہنمی بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔	۲۲۲
جو لوگ امام عادل کی ولایت نہیں رکھتے جہنمی ہیں۔ اور جو رکھتے ہیں جنتی ہیں۔	۲۲۵
مخالفین کے نیک لوگ نجات نہ پائیں گے اور شیعوں کے بداعمال بھی جنت میں جائیں گے۔	〃
آنحضرتؐ اور اہلبیتؑ کے دوستوں سے بخشش وشفاعت کا وعدہ	۲۲۶
حقیقی شیعہ کی شناخت	۲۲۹
انیسویں فصل :۔ ایمان۔ اسلام۔ کفر اور ارتداد کے معانی کے بیان میں	۲۳۳
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا کمسنی میں اظہارِ علم	۲۵۰
بیسویں فصل :۔ مختلف گناہوں اور اُن سے توبہ کا بیان	۲۶۶
دوسرا مقصد :۔ وجوب توبہ	۳۱۶
توبہ کی قسموں کا بیان	۳۲۵
اُن اُمور کا بیان جن پر خداوند کریم مواخذہ نہیں فرماتا	۳۳۰
خاتمہ :۔ قیامت ختم ہونے کے بعد عالم کے حالات کا بیان	۳۴۱

ہو کہ دابۃ الارض علیؑ ہیں۔ میں نے کہا کہ فقط ہم ہی نہیں کہتے یہود بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ یہ سُن کر مُعاویہ نے علمائے یہود میں سب سے بڑے عالم کو بلایا اور پوچھا کہ تم اپنی کتابوں میں دابۃ الارض کا نشان پاتے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ مُعاویہ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ اُس نے کہا ایک مرد ہے پوچھا اُسکا نام کیا ہے؟ اس نے کہا الیا۔ مُعاویہ نے کہا الیا علی سے کس قدر ملتا ہوا ہے۔

تیسری آیت : ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد۔ یعنی بیشک خدا نے تم پر قرآن واجب کیا ہے۔ یقیناً تم کو معاد کی جانب واپس کرے گا۔ یعنی اپنے مقام پر بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ کہ مراد رجعت میں جناب رسولِ خداؐ کی دُنیا میں واپسی ہے یہ

چوتھی آیت : قول خدا کے مُطابق۔ ولئن قتلتم فی سبیل اللّٰہ اومتم لالی اللّٰہ تحشرون۔ یعنی اگر تم راہِ خدا میں قتل کئے جاؤ، یا تمہاری وفات ہوجائے تو یقیناً خدا کی جانب محشور ہو گے۔ بہت طریقوں سے منقول ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں ہے اور سبیل اللہ علیؑ اور آپ کی ذرّیت کا راستہ ہے جو اس آیت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اُس کے لیے قتل ہونا اور ایسی موت ہے کہ اگر ان کی راہ میں قتل ہوگا۔ ان کی رجعت میں واپس آئے گا تاکہ بعد میں اُس کی وفات ہو۔ اگر مر جائے تو رجعت میں واپس آئے گا تاکہ اُن کی راہ میں قتل ہو۔ ایضاً خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا ہے کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت یعنی جو قتل ہوگا اور موت کا ذائقہ نہ چکھے ہوگا وہ یقیناً رجعت میں دُنیا میں واپس آئے گا تاکہ موت کا مزہ چکھے۔

پانچویں آیت : قول خدا واذ اخذ اللّٰہ میثاق النّبیّین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال اقررتم و اخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین۔ یعنی اُس وقت کو یاد کرو جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ یقیناً ہم نے تم کو کتاب وحکمت عطا کی ہے۔ پھر تمہاری طرف وہ رسُول آئے گا جو تمہاری تصدیق کرے گا۔ لہذا تم کو لازم ہے کہ اُس پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو۔ خدا نے فرمایا کہ کیا تم نے میرا یہ عہدو پیمان قبول کیا اُن پیغمبروں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا تو فرمایا کہ ایک دوسرے پر گواہ رہو۔ اور میں تم پر گواہ ہوں۔ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یہ نصرت زمانۂ رجعت میں ہوگی۔ چنانچہ سعد بن عبداللہ نے اپنی کتاب بصائر الدرجات میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسُول خدا پر ایمان لائیں گے اور رجعت میں جناب امیرؑ کی نصرت کریں گے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم کہ جس پیغمبر کو خدا نے مبعوث کیا ہے آدمؑ سے لے کر جس قدر اُن کے بعد ہوئے

سب کو دنیا میں واپس بھیجے گا تاکہ امیر المومنینؑ کے سامنے قتال و جہاد کریں اور شیخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب منتخب البصائر میں کتاب واحدہ سے جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بلا شبہ خدائے تعالیٰ یکتا واحد اور بے مثل و نظیر ہے اور یکتائی میں منفرد تھا۔ کوئی اس کے ساتھ نہ تھا۔ اس نے ایک کلمہ سے تکلم کیا اور اس کو نور قرار دیا پھر اس نور سے محمدؐ کو پیدا کیا اور مجھ کو اور میری ذریت کو بھی اس نور سے خلق فرمایا ہے۔ پھر دوسرے کلمہ سے تکلم کیا۔ اس سے روح پیدا ہوئی۔ اس روح کو اس نور میں ساکن کیا اور نور کو ہمارے جسموں میں ساکن کیا۔ لہٰذا ہم خدا کی برگزیدہ روح اور کلمات خدا ہیں جس کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے اور ہمارے ذریعہ سے خلق پر اپنی حجت تمام کی ہے اور ہم خلق سے پہلے نور سبز کے اشباح تھے۔ ایک چھت کے نیچے جس وقت نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب۔ نہ رات تھی نہ دن۔ اور نہ کوئی آنکھ تھی جو ہماری جانب دیکھے۔ ہم خدا کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تنزیہہ، تسبیح اور تقدیس کرتے تھے۔ اور یہ خلائق کے پیدا کرنے سے پہلے تھا۔ جب خدا نے پیغمبروں کی روحیں پیدا کیں تو ان سے عہد و پیمان لیا کہ ہم پر ایمان لائیں اور ہماری مدد کریں۔ پھر حضرتؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا یعنی محمدؐ پر ایمان لاؤ اور ان کے وصی کی نصرت کرو۔ لہٰذا تمام پیغمبر ان کی مدد کریں گے۔ بیشک خدا نے مجھ سے اور محمدؐ سے عہد لیا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں بیشک میں نے محمدؐ کی مدد کی، اور آپ کے روبرو جہاد کیا اور میں نے اس عہد و پیمان کو آنحضرتؐ کی نصرت میں خدا کی خوشنودی کے لیے پورا کیا لیکن ابھی پیغمبروں اور رسولوں میں سے کسی ایک نے میری مدد نہیں کی ہے۔ مگر اس کے بعد رجعت میں میری مدد کریں گے۔ اس وقت مشرق و مغرب کے مابین تمام زمین میری ہوگی اور یقیناً خدا آدمؑ سے خاتمؐ تک سب کو مبعوث کرے گا جس قدر پیغمبر اور رسول ہوئے ہیں اور میرے روبرو وہ تمام انبیاء تمام جن و انس میں سے زندوں اور مردوں کے سروں پر جو اس وقت زندہ ہوئے ہوں گے تلواریں ماریں گے اور یہ کس قدر عجیب بات ہے اور کیونکر نہ ان مردوں پر تعجب کروں کہ خدا ان کو گروہ در گروہ زندہ کرے گا۔ وہ لبیک کہتے ہوئے قبروں سے باہر آئیں گے، اور آوازیں بلند کریں گے کہ لبیک لبیک یا داعی اللہ اور کوفہ کے بازاروں میں چلیں گے اور برہنہ تلواریں اپنے دوش پر رکھے ہوں گے اور کافروں، جابروں اور اولین و آخرین کے جابروں اور ان کی پیروی کرنے والوں کے سروں پر ماریں گے۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ ان وعدوں کو پورا کرے جو قرآن میں ان سے کیا ہے کہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ یعنی خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں کہ یقیناً ان کو زمین پر خلیفہ

قرار دے گا جس طرح ان لوگوں کو خلیفہ قرار دیا تھا جو اُن سے پہلے تھے اور بیشک ان کے لیے
اُن کے دین کو تمکین بخشے گا۔ جو پسندیدہ ہے اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا کہ میری
عبادت کریں۔ اور کسی کو میرا شریک نہ قرار دیں حضرت نے فرمایا کہ ایسے حال میں میری عبادت
کریں گے کہ امن میں ہوں گے۔ اور میرے کسی بندے سے خوف نہ کریں گے اور کسی سے تقیہ
کرنے کے محتاج نہ ہوں گے۔ اور رجعت میں رجعت کے بعد میری واپسی کے بعد واپسی ہوگی
میں رجعتوں والا اور واپس آنے والا اور حکم کرنے والا۔ انتقام لینے والا اور حیرت میں ڈالنے
والی سلطنت کا مالک ہونگا۔ میں ہوں لوہے کی شاخ کے مانند۔ میں ہوں خدا کا بندہ اور رسولِ خدا
کا بھائی۔ میں ہوں امین خدا اور علمِ خدا کا خزینہ دار اور خدا کے اسرار کا صندوق اور حجابِ خدا
اور وجہ خدا ہوں کہ میرے ذریعہ اور وسیلے سے خدا کی جانب متوجہ ہونا چاہیئے اور میں ہوں
صراط خدا اور میزان خدا اور میں لوگوں کو خدا کی جانب جمع کرنے والا ہوں اور ہم ہیں خدا کے
اسمائے حسنیٰ اور اُس کے امثال علیا اور اُس کے آثار کبریٰ۔ اور میں ہوں جنت و دوزخ
تقسیم کرنے والا۔ میں اہلِ بہشت کو بہشت میں ساکن کرنے والا ہوں اور اہل جہنم کو جہنم میں
ڈالنے والا ہوں۔ اہلِ بہشت کی ترویج میرے اختیار میں ہے اور میرے اختیار میں ہے اہلِ
جہنم کا عذاب۔ اور خلق کی بازگشت میری طرف ہے اور خلق کا حساب مجھ سے متعلق ہے اور
اعراف میں اذان دینے والا میں ہوں۔ میں قرص آفتاب کے نزدیک ظاہر ہونے والا ہوں۔
اور میں ہوں دابۃ الارض۔ میں ہوں صاحبِ اعراف کہ مومن اور کافر کو ایک دوسرے سے
جُدا کرنے والا ہوں۔ میں ہوں مومنوں کا امیر، متقیوں کا بادشاہ، سابقین کی نشانی، بولنے
والوں کی زبان اور پیغمبروں کے اوصیا میں سے آخری وصی۔ اور انبیاء کا وارث اور خدا کا
خلیفہ۔ خدا کا سیدھا راستہ اور روزِ جزا میں عدالت کی ترازو اور اہلِ آسمان و زمین پر حجتِ خدا
اور جو لوگ آسمان و زمین کے مابین ہیں اور میں وہ ہوں جس کے ذریعہ سے خدا نے تم پر تمھاری خلق کے
روز حجت تمام کی ہے اور میں ہوں لوگوں کا گواہ قیامت کے روز۔ میں وہ ہوں جس کے پاس
اموات اور بلاؤں کا علم اور خلقِ خدا کا حکم ہے اور حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہوں۔ میں
لوگوں کے نسبوں کا جاننے والا ہوں مجھے آیات و معجزات سپرد کیئے گئے ہیں اور پیغمبروں کی کتابیں۔
میں صاحب عصا و انگشتری ہوں۔ میں وہ ہوں کہ خدا نے بادلوں، رعدوں، برق، تاریکی،
روشنی، ہوا، پہاڑ، دریا، ستارے، آفتاب اور ماہتاب کو میرا مسخر کیا ہے۔ میں اس امت
کا فاروق ہوں۔ اس اُمت کا ہادی ہوں۔ میں وہ ہوں کہ ہر چیز کی تعداد جانتا ہوں اُس علم کے
ذریعے سے جس کو خدا نے میرے سپرد کیا ہے اور ان رازوں کا جاننے والا جن کو خدا نے پوشیدہ

نیز روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے لوگوں نے حق تعالیٰ کے اس قول وجعلکم انبیاء وجعلکم ملوکاً کی تفسیر دریافت کی یعنی تم کو انبیاء بنایا اور تم کو بادشاہ قرار دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ انبیاء جناب رسول خداؐ، جناب ابراہیمؑ و اسماعیلؑ اور اُن کی ذریت ہیں اور ملوک آئمہ اطہار ہیں۔ راوی نے کہا آپ کو کیسی بادشاہی عطا کی ہے۔ فرمایا کہ بہشت کی بادشاہی اور امیرالمومنینؑ کی رجعت کی بادشاہی۔ اور علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں شہر ابن خوشب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حجاج نے مجھ سے کہا کہ قرآن میں ایک آیت ہے جس کی تفسیر نے مجھ کو عاجز کر دیا ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتی وہ آیت یہ ہے۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ یعنی اہل کتاب میں سے کوئی ایک نہیں مگر یہ کہ حضرت عیسیٰؑ پر یقیناً ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ اور خدا کی قسم میں حکم دُوں گا کہ یہودی اور نصرانی کی گردنیں ماردی جائیں اور میں دیکھوں گا کہ اُن کے لب حرکت نہیں کرتے یہاں تک کہ وُہ مر جائیں۔ شہر بن خوشب نے کہا اے امیر یہ مُراد نہیں ہے جو آپ نے سمجھا ہے۔ اُس نے کہا پھر اس کے کیا معنی ہیں۔ میں نے کہا حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے آسمان سے زمین پر آئیں گے تو کوئی یہودی وغیرہ نہ ہوں گے جو حضرت عیسیٰؑ پر اُن کے مرنے سے پہلے ایمان نہ لائیں۔ اور وُہ حضرت مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حجاج نے کہا تجھ پر وائے ہو۔ یہ تو نے کہاں سے سمجھا اور کس سے سُنا ہے۔ میں نے کہا حضرت امام محمد باقرؑ سے میں نے سُنا ہے۔ یہ سُن کر اُس نے کہا کہ خدا کی قسم چشمۂ صافی سے تو نے لیا ہے۔ نیز اُس نے اور دُوسروں نے خداوند عالم کے اس قول کی تاویل میں روایت کی ہے۔ بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتھم تاویلہ۔ یعنی بلکہ جس چیز کا اُن کو علم نہیں اُس کی تکذیب کرتے ہیں اور ابھی اس کی تاویل سے وہ ناواقف ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں ہے۔ اور اُس کے مانند ہے جس کا وقت ابھی نہیں آیا ہے اور وہ لوگ اُس کی تکذیب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا نہ ہوگا اور دُوسری معتبر سند سے روایت کی ہے کہ رجعت میں دُشمنان اہلبیت کی خوراک ایک گندی شئے ہوگی۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وان لہ معیشۃ ضنکا۔ نیز علی بن ابراہیم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اور امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جس قوم کو حق تعالیٰ نے عذاب سے ہلاک کیا ہے وُہ رجعت میں واپس نہ آئے گی جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون اور اس آیت ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامان وجنودھما منھم ما کانوا

یحذرون کی تاویل میں فرمایا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ایک مثال ہے۔ جس کو خدا نے اہلبیتؑ رسالت کے لیے دی ہے تاکہ آنحضرتؐ کی تسلّی کا باعث ہو۔ کیونکہ فرعون اور ہامان اور قارون نے بنی اسرائیل پر ستم کیے ہیں۔ اُن کو اور اُن کی اولاد کو مار ڈالتے تھے اور اس اُمّت میں اُس کی مثال
اوّل، دوم اور سوم اور اُن کی پیروی کرنے والے تھے جو اہلبیت رسالتؐ کے قتل اور اُن کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے۔ خداوندِ عالم نے اپنے پیغمبر سے وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح ہم نے موسیٰؑ کی ولادت کو چھپایا اور فرعون سے اُن کو مخفی رکھا۔ اُس کے بعد ان کو ظاہر کیا۔ اور فرعون اور اُس کی متابعت کرنے والوں پر غالب کیا۔ اُس کے بعد اُن سب کو اُنہی کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ اِسی طرح حضرت قائمؑ اور آپ کی ولادت کو پوشیدہ رکھوں گا اور اُن کے زمانوں کے فرعونوں سے اُن کو پنہاں رکھوں گا۔ اور رجعت میں اُن کو ان کے دُشمنوں پر غالب کردں گا۔ تاکہ اُن سے اپنا اِنتقام لیں۔ لہٰذا آیات کی تاویل اس طرح ہے یعنی ہم چاہتے ہیں کہ اُن پر احسان کریں جن کو زمین پر کمزور کردیا ہے۔ جو اہلبیت رسالتؐ ہیں اور ہم ان کو امام واپس کریں گے اور رُوئے زمین کے وارث قرار دیں گے۔ روئے زمین کی بادشاہی ان کے لیے مسلّم ہوگی۔ اور ہم اُن کو تمکن واقتدار زمین پر دیں گے تاکہ باطل کو مٹائیں اور حق کو ظاہر کریں اور ان کے لشکر اُن کے دُشمنوں کو دکھائیں جنھوں نے آلِ محمدؐ کا حق غصب کیا منہا یعنی آلِ محمدؐ جو قتل اور آزار سے ڈرتے تھے۔ اِسی طرح امام حسین علیہ السّلام اور آپ کے اصحاب زندہ کیے جائیں گے اور اُن کے قتل کرنے والوں کو بھی زندہ کیا جائے گا تاکہ اُن سے اِنتقام لیں۔ چنانچہ قطب راوندی وغیرہم نے جابر سے اُنھوں نے امام محمدؐ باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السّلام نے شہادت سے پہلے کربلا میں فرمایا کہ میرے جد جناب رسُولِ خداؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے فرزند تم کو عراق کی جانب اشقیا لے جائیں گے۔ اُس زمین پر جہاں انبیاء اور اوصیاء نے ایک دوسرے سے مُلاقات کی ہے یا کریں گے اُس زمین کو عمورا کہتے ہیں تم اُسی جگہ شہید ہوگے اور تمھارے اصحاب کی ایک جماعت تمھارے ساتھ شہید ہوگی۔ ان کو لوہے سے قتل ہونے اور زخم کھانے کی تکلیف واذیّت نہ پہنچے گی جس طرح خُداوندِ عالم نے جناب ابراہیمؑ پر آگ کو سرد اور باعثِ سلامتی قرار دیا تھا۔ اسی طرح جنگ کی آگ تم پر اور تمھارے اصحاب پر سرد اور سلامتی کا سبب ہوگی۔ لہٰذا تم کو خوشخبری ہو اور تم خوش رہو۔ کیونکہ ہم اپنے پیغمبرؐ کے پاس جاتے ہیں اور اس عالم میں اتنی مُدّت تک رہیں گے جس قدر خُدا چاہے گا۔ لہٰذا جب زمین شگافتہ ہوگی تو سب سے پہلے جو شخص زمین سے باہر آئے گا میں ہوں گا۔ اور میرا باہر آنا امیرالمومنینؑ کے باہر آنے کے موافق ہوگا۔ اور ہمارے قائمؑ کا قیام تو اُس وقت خداوند تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے وہ گروہ جبرئیل ومیکائیل

لوگوں کے واسطے کوئی خوف نہیں ہے۔ آپ لوگ کبھی غمگین اور اندوہناک نہ ہوں گے اور علل میں
جناب موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ ہر نماز کے وقت جبکہ یہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں تو خدا ان
پر لعنت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کیوں ایسا ہے۔ فرمایا اس لیے کہ امامت کے متعلق ہمارے حق
کا انکار کرتے ہیں اور ہماری تکذیب کرتے ہیں اور معانی الاخبار میں بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت
صادقؑ نے حمران سے فرمایا کہ دین حق اور اہلبیتؑ کی ولایت کی رسّی کو اپنے اور تمام اہلِ عالم
کے درمیان کھینچو جو شخص ولایت و امامت اہلبیتؑ کے بارے میں تمہارا مخالف ہوگا اگرچہ وہ محمدؐ
و علیؑ و فاطمہؑ کے نسل سے ہو وہ زندیق ہے اور مثل صحیح دوسری سند حسن سے روایت کے مطابق
فرمایا کہ جو شخص تمہاری مخالفت کرے اور ریسمانِ ولایت سے باہر ہو جائے اُس سے علیحدگی
اختیار کرو ہر چند وہ علی و فاطمہ علیہما السّلام کی نسل سے ہو اور انہی حضرتؑ سے عقاب الاعمال میں
روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے علیؑ کو اپنے اور اپنی خلق کے درمیان نشان قرار دیا ہے اور اس
کے علاوہ کوئی نشان نہیں ہے۔ جو شخص اُن کی پیروی کرتا ہے مومن ہے اور جو انکار کرتا ہے
کافر ہے اور جو شخص اس کے بارے میں شک کرے مشرک ہے۔ ایضاً انہی حضرتؑ سے منقول
ہے اگر تمام لوگ جو زمین میں ہیں حضرت امیرالمومنینؑ سے انکار کریں تو خدا سب کو معذب فرمائیگا۔
اور جہنّم میں داخل کرے گا۔ ایضاً اکمال الدین میں حضرت کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص
ہر زمانہ کے امام کی شخصیت اور اُن کی نصیحت کے بارے میں شک کرے وہ کافر ہوگیا اُن تمام
اُمور سے جو خُدا نے نازل کیا ہے، اور کتاب اختصاص میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ
ائمہ اطہارؑ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد بارہ نجیب ہیں جن سے فرشتہ باتیں کرتا ہے اور جو شخص اُن میں
سے ایک بھی کم یا زیادہ کرے گا۔ خدا کے دین سے خارج ہو جائے گا اور ہماری ولایت سے
کچھ بہرہ ور نہ ہوگا۔ اور تقرب المعارف میں روایت کی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السّلام
کے آزاد کردہ نے انہی حضرتؑ سے پوچھا کہ آپ کے اُوپر میرا کچھ حق خدمت ہے۔ لہٰذا مجھے اوّل
و دوم کے حال سے آگاہ فرمائیے حضرتؑ نے فرمایا وہ دونوں کافر تھے اور جو شخص ان کو دوست
رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ابوحمزہ ثمالی نے انہی حضرتؑ سے اوّل و دوم
کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ وہ کافر تھے اور جو اُن کی ولایت کا اقرار کرتا ہے وہ بھی کافر ہے

اس بارے میں حدیثیں بہت ہیں جو متفرق کتابوں میں درج ہیں اور اکثر بحارالانوار میں
مذکور ہیں اور شیعہ امامیہ کے بڑے بڑے لوگ جن سے گناہانِ کبیرہ سرزد ہوئے ہوں گے اور بغیر
توبہ مرگئے ہوں گے عُلمائے امامیہ کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنّم میں نہ رہیں گے
اور جناب رسُولِ خداؐ اور ائمہ اطہار علیہم السّلام کی شفاعت یقیناً اُن کو حاصل ہوگی جیسا کہ بیان

و اسرافیل کے ساتھ اور فرشتوں کے لشکر مجھ پر نازل ہوں گے جو کبھی زمین پر نہ آئے ہوں گے اور محمدؐ وعلیؑ اور میں اور میرے بھائی اور انبیاء و اوصیاء میں سے وُہ تمام لوگ خدا نے جن پر احسان کیا ہے زمین پر آئیں گے اور خدائی نور کے ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن پہ اُن سے پہلے کوئی مخلوق سوار نہ ہُوئی ہوگی۔ پھر جناب رسُولِ خداؐ اپنا علم ہاتھ میں لیں گے اور حرکت دیں گے اور اپنی شمشیر ہمارے قائمؑ کو دیں گے۔ اُس کے بعد جو کچھ خدا چاہے گا ہم دکھائیں گے۔ اُس وقت خدائے تعالیٰ مسجدِ کوفہ سے روغن کا ایک چشمہ، پانی کا ایک چشمہ اور دُودھ کا ایک چشمہ جاری کرے گا۔ اُس کے بعد جناب امیرؑ حضرت رسُولِ خداؐ کی تلوار مجھ کو دیں گے اور مجھ کو مشرق و مغرب کی جانب بھیجیں گے، اور جو خدا کا دشمن ہوگا میں اُس کا خون بہاؤں گا اور جو بُت پاؤں گا اُس کو جلا دوں گا۔ پھر زمین ہند پر پہنچوں گا اور وہاں کے تمام شہروں کو فتح کروں گا، اور حضرت دانیال اور حضرت یوشع زندہ ہوں گے اور امیرالمومنینؑ کے پاس آ کر کہیں گے کہ خدا و رسُولؐ نے سچ فرمایا ان وعدوں میں جو کیا تھا۔ پھر اُن کے ہمراہ ستر اشخاص کو بصرہ روانہ کریں گے کہ جو شخص مقابلہ کے لیے تیار ہو اُس کو قتل کریں اور ایک لشکر بلادِ روم کی جانب بھیجیں گے تاکہ اُن کو فتح کریں۔ پھر ہر حرام گوشت جانور کو مار ڈالوں گا۔ یہاں تک کہ سوائے پاک و بہتر جانور کے کوئی حیوان باقی نہ رہے گا۔ جزیہ کو ختم کروں گا اور یہودی اور نصاریٰ اور تمام قوموں کو اختیار دُوں گا کہ یا تو اسلام قبول کریں یا جنگ پر آمادہ ہوں جو شخص مسلمان ہو جائے گا اُس پر احسان کروں گا۔ اور جو اسلام قبول نہ کرے گا اُس کا خون بہا دُوں گا۔ اور ہمارے شیعوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خداوندِ عالم اُس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا کہ اُس کے چہرہ سے خاک کو صاف کرے اور بہشت میں اُس کی منزل اور عورتیں دکھائے۔ اور ہر اندھے، اپاہج اور مریض کو ہم اہلبیتؑ کی برکت سے خداوندِ عالم صحت یاب فرمائے گا اور خداوندِ عالم آسمان سے زمین پر اس قدر برکت بھیجے گا کہ میوہ دار درختوں کی شاخیں پھلوں کی زیادتی کے سبب ٹوٹ جائیں گی۔ اور گرمیوں کا میوہ جاڑوں میں اور جاڑوں کا پھل گرمیوں میں پیدا کرے گا۔ یہ ہیں قول حق تعالیٰ کے معنی کہ اگر شہروں والے ایمان لائیں اور پرہیزگار ہو جائیں تو ہم یقیناً اُن پر آسمان و زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیں گے۔ لیکن انھوں نے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی۔ لہٰذا اُن کے کردار کی پاداش میں ہم نے اُن کی گرفت کی۔ اور خدا ہمارے شیعوں کو وہ کرامت بخشے گا کہ زمین میں کوئی چیز اُن سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چاہے گا کہ اپنے گھر کے حالات جانیں تو خدا اُس کو الہام کرے گا جو اُس کے گھر والے کرتے ہوں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام
سے پوچھا کہ رجعت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں حضرت نے فرمایا حق ہے اور سابقہ اُمتوں
میں ہوا ہے اور قرآن مجید اس پر گواہ ہے اور رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ اس اُمت میں بھی وہ سب
ہوگا جو سابقہ اُمت میں رہا ہے۔ اسی طرح جیسے دو نعل باہم برابر ہیں اور تیر کے پر جو ایک دوسرے
کے مساوی ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ جب میرے فرزندوں میں سے مہدیؑ ظاہر ہوگا۔ جناب
عیسیٰؑ آسمان سے زمین پر آئیں گے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور عیاشی نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خلفائے جور نے اپنا ایک
نام رکھا ہے اور اپنے کو امیرالمومنینؑ کہتے ہیں۔ یہ نام علی بن ابی طالبؑ کے لیے مخصوص ہے
اور ابھی اس نام کے معنی اور اس کی تاویل لوگوں پر ظاہر نہیں ہوئی ہے۔ راوی نے پوچھا اس
کی تاویل کب ہوگی۔ فرمایا اُس وقت جبکہ خداوندِ عالم اُن کے سامنے پیغمبروں اور مومنوں کو
جمع کرے گا۔ تاکہ اُن کی مدد کریں۔ جیسا کہ خداوندعالم نے فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ المیثاق
النبیین الخ جو گزر چکی۔ اُس روز جناب رسولِ خداؐ علم علی بن ابی طالبؑ کو دیں گے۔ وہ تمام
خلائق کے امیر ہوں گے اور تمام خلائق اُن حضرت کے علم کے نیچے ہوں گے اور وہ سب کے
سب امیر اور بادشاہ ہوں گے۔ یہ ہے امیرالمومنینؑ کی تاویل اور معنی۔

کتاب سلیم بن قیس ہلالی میں روایت کی ہے کہ ابان بن ابی عیاس نے کہا کہ میں ابی الطفیل
کے مکان پر گیا۔ اُنھوں نے حدیث رجعت مجھ سے اہلِ بدر کی ایک جماعت اور سلمانؓ، مقدادؓ
اور ابن ابی کعب سے روایت کی ہے۔ ابوالطفیل نے کہا کہ میں نے جو کچھ ان لوگوں سے سُنا
تھا۔ کوفہ میں حضرت علیؑ بن ابی طالب سے عرض کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ علم خاص ہے۔ چاہیے
کہ یہ اُمت جانے اور چاہیے کہ اُس کے خصوصیات کے علم کو خدا پر چھوڑ دے۔ پھر میں نے
جو کچھ ان لوگوں سے سُنا تھا حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت نے سب کی تصدیق کی اور
بہت سی قرآن کی آیتوں کی تفسیر رجعت کے بارے میں نہایت واضح اور شافی تفسیر فرمائی۔
یہاں تک کہ مجھے قیامت پر یقین رجعت کے یقین سے زیادہ نہیں ہے۔ پھر میں نے پوچھا
کہ کون حوضِ کوثر سے لوگوں کو دُور کرے گا۔ فرمایا میں اپنے ہاتھ سے دُور کروں گا۔ اور اپنے
دوستوں کو حوض پر لے آؤں گا۔ اور اپنے دشمنوں کو پیاسا واپس کر دوں گا۔ پھر میں نے حضرت
سے دابۃ الارض کے بارے میں پوچھا حضرت نے ٹال دیا۔ جب میں نے زیادہ عجز و انکساری
سے اصرار کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ دابہ ایسا ہے جو کھانا کھاتا ہے۔ بازاروں میں راہ چلتا
ہے۔ عورتوں سے مباشرت کرتا ہے۔ میں نے کہا اے امیرالمومنینؑ فرمائیے وہ کون ہے۔ فرمایا کہ

اپنی مقدر موت سے مرے۔ اور قرآن میں خدا نے ستر اشخاص کا ذکر کیا ہے جن کو جناب موسیٰ نے انتخاب کیا تھا اور اپنے ساتھ طور پہ لے گئے تھے۔ جب کلام خدا ان لوگوں نے سنا تو کہا جب تک ہم خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں گے تصدیق نہ کریں گے۔ لہٰذا اُن کے ظلم اور نامناسب کلام کے سبب ایک بجلی ان پر گری اور وہ سب مر گئے۔ یہ دیکھ کر جناب موسیٰؑ نے کہا خداوندا جب میں واپس جاؤں گا تو بنی اسرائیل سے کیا کہوں گا۔ جبکہ یہ لوگ میرے ساتھ نہ ہوں گے تو خدا نے اُن کو زندہ کر دیا اور وہ دُنیا میں واپس آئے۔ کھاتے پیتے رہے، عورتوں سے مقاربت کرتے تھے۔ اولادیں پیدا کیں پھر اپنی اپنی موت سے مرے۔ اور جناب احدیت نے حضرت عیسیٰؑ سے خطاب فرمایا کہ اس وقت کو یاد کرو جب تم میرے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور وہ تمام مُردے جن کو حضرت عیسیٰؑ نے بحکم خدا زندہ کیا۔ دُنیا میں واپس آئے اور مدتوں رہے پھر اپنی موت سے مرے۔ اور اصحاب کہف تین سو نو سال تک مُردہ غار میں پڑے رہے پھر خدا نے اُن کو زندہ کیا اور وُہ دنیا میں واپس آئے۔ ایسی مثالیں بہت ہیں کہ سابقہ اُمتوں میں رجعت واقع ہُوئی ہے۔ اور جناب رسُول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اس امت میں بھی وہ سب ہوگا جو پہلی اُمتوں میں واقع ہوا ہے جیسے نعلین جن میں باہمی فرق نہیں ہوتا اور تیر کے پر۔ لہٰذا چاہیئے کہ اس اُمت میں بھی رجعت واقع ہو۔ اور ہمارے مخالفوں نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت قائمؑ ظاہر ہوں گے جناب عیسیٰؑ آسمان سے زمین پر آئیں گے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اُن کا زمین پر نازل ہونا موت کے بعد زندہ ہونے کے مانند ہے کیوں کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے انی متوفیك ورافعك الخ اس کے بعد سابقہ کی بعض آیتیں ایراد فرمائی ہیں جو رجعت پر دلالت کرتی ہیں اور جو کچھ حضرت عیسیٰؑ اور اصحاب کہف کی موت کے بارے میں فرمایا ہے اس فقیر (مُراد علامہ مجلسی خود) کے نزدیک محل تامل ہے اور اس کی تحقیق حیات القلوب اور بحار الانوار میں مذکور ہے اس بحث کو ہم مفضل کی اس مشہور حدیث کے لکھنے پر ختم کرتے ہیں۔ شیخ حسن بن سلیمان نے کتاب منتخب البصائر میں بسند معتبر مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا وہ امام جس کے ظہور کا لوگ انتظار کر رہے ہیں اور اس کی کشائش کے اُمیدوار ہیں یعنی مہدی صاحب الزمانؑ ان کے خروج کا کوئی معین معلوم وقت ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم نے انکار کیا کہ اُن کے ظہور کا کوئی وقت معین فرمائے کہ شیعہ جان لیں۔ پھر فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے جو آیتیں قرآن مجید میں قیامت برپا ہونے کے بارے میں نازل کی ہیں۔ وہ سب اُن حضرت کے قیام کے بارے میں ہیں اور جو شخص ہمارے مہدیؑ کے ظہور کا کوئی وقت معین قرار دیتا ہے

اپنے کو خدا کے ساتھ علمِ غیب میں شریک قرار دیتا ہے اور خدا کے غیب کے اسرار و رموز سے آگاہی کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مفضل نے کہا اے مولا اُن حضرت کے ظہور کی ابتداء کیونکر ہوگی۔ فرمایا کہ بے خبر ظاہر ہوں گے۔ اُن کا نام بلند ہوگا اور اُن کا معاملہ ظاہر ہوگا اور آسمان سے منادی آپ کے اسم و کنیت اور نسب کے ساتھ ندا کرے گا۔ تاکہ ان کے پہچاننے کی حجت خلق پر تمام ہو جائے۔ اُن حجتوں کے ساتھ جن کو ہم نے خلق پر لازم قرار دیا ہے اور اُن کے قصّے اور حالات بیان کئے ہیں اور اُن کے نام و کنیت اور نسب کو لوگوں پر ظاہر کیا ہے کہ اُن کا نام اور کنیت اُن کے جد (حضرت محمد مصطفےٰ صلعم) کے مثل ہے تاکہ لوگ نہ کہیں کہ ہم اُن کے نام و نسب کو نہیں جانتے تھے۔ اُس وقت خداوند عالم تمام دینوں پر غالب کرے گا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے وعدہ کیا ہے کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ یعنی خدا نے پیغمبرؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُس کے دین کو ادیان عالم پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین ناپسند کریں اور دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ وقاتلوھم حتّٰی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للّٰہ یعنی کافروں سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ زمین پر فتنہ و کفر باقی نہ رہے اور تمام دین خدا کے لیے قائم ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم خدا تمام قوموں اور دینوں سے اختلاف مٹا دے گا اور تمام دین دینِ حق کی جانب پلٹ آئیں گے۔ اور کسی کا کوئی اور دین قبول نہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو اُس سے وُہ قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ ایام غیبت میں وہ حضرت کس سے مخاطب ہوں گے۔ اور کون اُن سے گفتگو کرے گا فرمایا کہ فرشتوں اور جنّی مومنین سے اور احکام امر و نہی اُن کے معتمدوں سے متعلق ہوں گے۔ تاکہ وہ حضرت کے بیانات اُن کے شیعوں تک پہنچائیں۔ واللہ اے مفضل گویا میں اُن حضرت کے عصا کو دیکھ رہا ہوں کہ حضرت ہاتھ میں لیے ہوئے جناب رسولِ خداؐ کی چادر لپیٹے ہوئے ایک زرد عمامہ سر پہ رکھے ہوئے اور آنحضرتؐ کی نعلین مبارک پیروں میں پہنے ہوئے اور چند بکریاں اپنے آگے آگے ہنکاتے ہوئے اس ہیئت سے تنہا کعبہ کے پاس آئیں گے تاکہ کوئی آپ کو نہ پہچانے۔ جب رات ہوگی اور لوگ سو جائیں گے تو جبرئیلؑ و میکائیل اور فرشتے صف در صف اُن پر نازل ہوں گے۔ جبرئیل کہیں گے کہ اے میرے آقا آپ کا کلام مقبول ہے، آپ کا حکم جاری ہے۔ پھر جناب صاحب الامرؑ اپنا ہاتھ اپنے چہرۂ مبارک پر پھیریں گے اور کہیں گے کہ تمام تعریفیں خدا کے لیے سزاوار ہیں جس نے

ہمارے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور زمین بہشت ہم کو میراث میں عطا کی کہ ہم جہاں چاہیں ٹھہریں۔ تو کیا اچھا صلہ ہے خدا کے لیے کام کرنے والوں کا صلہ۔ پھر رکن حجر الاسود اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان بیٹھیں گے۔ پھر بآواز بلند ندا دیں گے کہ اے میرے بزرگو اور مخصوص لوگوں کے گروہ اور وہ لوگ جن کو خدا نے میری مدد کے لیے زمین پر میرے ظاہر ہونے سے پہلے ذخیرہ کیا ہے، میرے پاس آؤ۔ خداوندِ عالم ان حضرت کی آواز اُن لوگوں کے کانوں تک پہنچا دے گا۔ وُہ دنیا کے مشرق و مغرب میں جہاں کہیں بھی ہوں گے اور ایک ہی مرتبہ کی آواز سب سُن لیں گے اور تمام کے تمام حضرت کی جانب متوجہ ہوں گے۔ اور پلک جھپکتے ہی حضرتؑ کے پاس رکن و مقام کے درمیان حاضر ہو جائیں گے۔ پھر ایک ستون نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا اور روئے زمین پر جو مومن ہوگا اُس سے روشنی پائے گا۔ اور وہ نور مومنوں کے مکانوں میں داخل ہو جائے گا اور اُن کی رُوحوں کو اس سے فرحت حاصل ہوگی۔ لیکن وُہ نہ جانیں گے کہ قائم آلِ محمدؑ ظاہر ہوئے ہیں۔ جب صبح ہوگی تین سو تیرہ افراد جو زمین کو طے کر کے اطرافِ عالم سے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہوں گے۔ سب حضرتؑ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ پھر حضرت کعبہ کی جانب پُشت کر کے کھڑے ہوں گے اور دست موسیٰؑ کے مانند اپنا دستِ مُبارک نکالیں گے جس سے نور تمام عالم کو روشن کر دے گا اور فرمائیں گے کہ جو اس ہاتھ پر بیعت کرے گا ایسا ہے کہ اُس نے خدا سے بیعت کی تو جو شخص سب سے پہلے حضرتؑ کے ہاتھ کو بوسہ دے گا۔ جبرئیلؑ ہوں گے۔ پھر تمام فرشتے آپ سے بیعت کریں گے۔ اُس کے بعد جن کے نجیب افراد بیعت سے مشرف ہوں گے۔ پھر تین سو تیرہ نقیب آپ کی بیعت سے سرفراز ہوں گے۔ اس کے بعد مکّہ کے لوگ چلائیں گے کہ یہ کون شخص ہے جو کعبہ کی طرف ظاہر ہوا ہے اور یہ جماعت کون سی ہے جو اُس کے ساتھ ہے۔ یہ سُن کر بعض کہیں گے یہ وُہ بکریوں کا مالک ہے کہ مکّہ میں داخل ہوا ہے۔ بعض کہیں گے کہ اس کے ہمراہیوں میں سے کسی کو پہچانتے ہو۔ لوگ کہیں گے کہ ہم کسی کو نہیں پہچانتے لیکن چار اشخاص کو جو مکّہ کے رہنے والے ہوں گے اور چار اشخاص کو پہچانیں گے جو مدینہ کے رہنے والے ہوں گے۔ اور کہیں گے ہم اُن کو ان کے نام و نسب کے ساتھ پہچانتے ہیں۔ یہ بیعت آفتاب طلوع ہونے کی ابتدا میں ہوگی۔ جب آفتاب بلند ہوگا آفتاب کے جرم کے پاس سے منادی بلند آواز سے ندا کرے گا جس کو کہ آسمان اور زمین کے رہنے والے سُنیں گے کہ اے گروہ خلائق یہ مہدیٔ آلِ محمدؑ ہیں اور ان کے جد کے نام و کنیت کا ذکر کرے گا، اور ان کے پدر امام حسن عسکری علیہ السّلام سے ان کو نسبت دے گا اور آپ کے آباؤ اجداد آئمہ حضرت امام حسین بن علیؑ تک کے نام گنوائے گا۔ اور کہے گا کہ ان کی بیعت کرو تاکہ ہدایت پاؤ اور ان کی مخالفت مت کرو

ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ سب سے پہلے اس آواز پر ملائکہ لبیک کہیں گے۔ پھر مومنین جن[1] پھر تین سو تیرہ[313] افراد جو اُن حضرات کے نقیب ہیں کہیں گے کہ ہم نے سُنا اور اطاعت کی اور خلائق میں کوئی سننے والا باقی نہ رہے گا۔ مگر یہ کہ اُس آواز کو سُن لے گا اور تمام شہروں، جنگلوں، دریاؤں اور بیابانوں سے خلائق متوجہ ہوگی۔ غروب آفتاب کے وقت شیطان ندا کرے گا کہ تمہارا پروردگار وادیٔ یابس میں ظاہر ہوا ہے اور وہ عثمان بن عنبسہ ہے جو یزید بن معاویہ کی اولاد میں ہے اس سے بیعت کرو تاکہ ہدایت پاؤ اس کی مخالفت نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ یہ سُن کر تمام فرشتے، جن[1] اور سارے نقیب اُس کی تکذیب کریں گے اور سمجھ لیں گے کہ وہ شیطان ہے اور کہیں گے کہ ہم نے سُنا لیکن باور نہیں کرتے اور ہر شک کرنے والا منافق اور کافر جو ہوگا اس آواز کو سُن کر راستہ سے چلا جائے گا۔

اُس تمام دن حضرت صاحب الامرؑ کعبہ سے پُشت لگائے کہیں گے کہ جو شخص چاہے کہ آدمؑ، شیث، نوح، سام، ابراہیم، اسمٰعیل، موسیٰ، یوشع، عیسیٰؑ اور شمعون علیہم السلام کو دیکھے تو وہ مجھے دیکھے کیونکہ علم و کمال سب میرے پاس ہے اور جو شخص چاہے کہ محمد و علی و حسن و حسین علیہم السلام اور حسینؑ کی ذرّیت سے ائمہ اطہار علیہم السلام کو دیکھے تو وہ مجھ کو دیکھے اور جو چاہے مجھ سے سوال کرے کیونکہ تمام علم میرے پاس ہے جن کی ان حضرات نے مصلحت نہ سمجھی اور خبر نہ دی۔ میں خبر دیتا ہوں جو شخص کتب آسمانی اور صحف پیغمبر کو چاہتا ہے آئے اور مجھ سے سُنے۔ پھر آپ ابتدا کریں گے اور صحف آدمؑ و شیث پڑھیں گے۔ آدمؑ و شیث کی اُمت کہے گی کہ واللہ یہ ہے صحفِ آدمؑ و شیث جس میں مطلق تغیر نہیں ہوا ہے اور ہمارے سامنے اُن صحیفوں سے وہ باتیں پڑھیں جن کو ہم نہیں جانتے تھے۔ پھر حضرتؑ صحف نوح، صحف ابراہیمؑ، توریتِ موسیٰؑ، انجیلِ عیسیٰؑ اور زبورِ داؤد پڑھیں گے اور اُن کی اُمتوں کے علماء سب شہادت دیں گے کہ یہ کتابیں اُسی طرح ہیں جیسے آسمان سے نازل ہوئی ہیں اور اُن میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے اور جو کچھ ہم سے ضائع ہو گیا تھا اور ہم تک نہیں پہنچا تھا سب ہمارے سامنے پڑھا۔ پھر قرآن کو پڑھیں گے جس طرح کہ حق تعالیٰ نے جناب رسولِ خدا پر نازل فرمایا تھا۔ بغیر اس کے کہ کچھ رد و بدل ہوا ہو۔ جیسا کہ دوسرے قرآنوں میں ہوا۔ اسی اثنا میں ایک شخص اُن حضرتؑ کی خدمت میں آئے گا۔ جس کا چہرہ پُشت کی جانب پھرا ہوگا اور کہے گا کہ اے میرے سید میں بشیر ہوں مجھے ایک فرشتہ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سفیانی لشکر کے ہلاک ہونے کی خوشخبری دوں۔ اس سے حضرت فرمائیں گے کہ اپنا اور اپنے بھائی کا قصہ لوگوں کے سامنے بیان کرو۔

بشیر نے بیان کرنا شروع کیا کہ میں اور میرا بھائی سفیانی لشکر میں تھے جس نے دنیا کو دمشق سے بغداد تک اور کوفہ اور مدینہ کو برباد اور خراب کیا۔ منبر کو توڑا۔ ہمارے گھوڑوں نے مسجدِ مدینہ میں لید کیا پھر مدینہ سے نکلے۔ ہمارے لشکر کی تعداد تیس ہزار تھی۔ ہم روانہ ہوئے تاکہ کعبہ کو برباد کریں اور وہاں کے باشندوں کو قتل کریں۔ الغرض ہم صحرائے بیدا میں پہنچے جو مدینہ طیبہ کے قریب ایک طرف واقع ہے کہ آسمان سے آواز آئی کہ اے بیدا ظالموں کے اس گروہ کو ہلاک کر دے۔ فوراً زمین شق ہوئی اور تمام لشکر مع چارپایوں اور سامان و اسباب کے اندر دھنس گیا اور سوائے میرے اور میرے بھائی کے کوئی نہ بچا۔ ناگاہ ہمارے نزدیک ایک فرشتہ آیا اور ہمارے چہروں کو پشت کی جانب پھیر دیا جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں۔ پھر میرے بھائی سے کہا کہ اے محمد نذیر سفیانی ملعون کے پاس دمشق میں جا اور اس کو مہدیؑ آلِ محمدؐ کے ظاہر ہونے سے ڈرا اور اس کو خبر دے کہ اس کے لشکر کو خداوند تعالیٰ نے بیدا میں ہلاک کر دیا اور مجھ سے اس فرشتے نے کہا کہ اے بشیر تو جا اور مکہ میں حضرت مہدیؑ سے ملحق ہو اور ان کو ظالموں کے ہلاک ہونے کی خوشخبری دے اور ان حضرتؑ کے ہاتھ پہ توبہ کر۔ وہ حضرتؑ تیری توبہ قبول فرمائیں گے۔ پھر حضرت اپنا دستِ مبارک بشیر کے چہرے پر پھیریں گے اور اس کو پہلے کی طرح شکم کی جانب پلٹا دیں گے۔ وہ ان حضرتؑ سے بیعت کرے گا۔ اور حضرتؑ کے لشکر میں رہے گا۔ مفضل نے پوچھا کہ اے میرے سیدا کیا اس زمانہ میں جن اور فرشتے ظاہر ہوں گے۔ فرمایا کہ ہاں خدا کی قسم اے مفضل۔ اور ان لوگوں سے گفتگو کریں گے جس طرح ایک شخص اپنے اہل و عیال کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ مفضل نے کہا فرشتے اور جن ان حضرت کے ساتھ ہوں گے۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم اے مفضل! اور وہ حضرتؑ اس گروہ کے ساتھ زمین ہجرت نجف و کوفہ کے درمیان ٹھہریں گے۔ اس وقت آپ کے لشکر میں چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار جنوں کی تعداد ہوگی۔ دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار جن ہوں گے اور خدا اس لشکر کے ذریعہ ان کو تمام عالم پر فتح دے گا۔ مفضل نے پوچھا کہ حضرت مہدیؑ اہلِ مکہ کے ساتھ کیا کریں گے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ پہلے ان کو حکمت و موعظہ کے ساتھ حق کی دعوت دیں گے۔ جب وہ حضرتؑ کی اطاعت قبول کریں گے تو ایک شخص کو اپنے اہل بیت میں سے ان پر خلیفہ مقرر فرمائیں گے اور وہاں سے مدینہ طیبہ روانہ ہوں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ خانہ کعبہ کو کیا کریں گے۔ حضرت نے فرمایا منہدم کر دیں گے۔ اور جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہما السلام نے چھوڑا تھا اسی پر از سرِ نو تعمیر کریں گے۔ اور مکہ، مدینہ اور عراق بلکہ تمام ملکوں اور شہروں کی عمارتیں جو ظالموں نے تعمیر کی تھیں منہدم کر دیں گے۔ اور پہلی بنیاد پر قائم کر کے تعمیر کریں گے اور مسجدِ کوفہ کو بھی توڑ دیں گے اور پہلی بنیاد پر تعمیر کریں گے۔

ایک شخص بشیر نامی کا سفیانی لشکر کے ظلم و جور و مدینہ منورہ میں خرابی اور زائرین حضرت کو قتل اور غارت کرنے کا حال بیان کرنا

اور کوفہ کے قصر کو بھی توڑیں گے کیونکہ جس نے اس کی بنیاد رکھی تھی ملعون تھا۔ مفضل نے پوچھا مکہ معظمہ میں قیام فرمائیں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ اپنے اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو اس جگہ اپنا جانشین مقرر کریں گے اور جب حضرتؑ مکہ سے روانہ ہوں گے تو اہل مکہ آپ کے جانشین کو قتل کر دینگے۔ تو حضرتؑ پھر مکہ واپس آئیں گے تو وہ لوگ حضرتؑ کی خدمت میں سر جھکائے روتے گڑگڑاتے آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ اے مہدیؑ آل محمدؐ ہم توبہ کرتے ہیں، ہماری توبہ قبول کیجیے۔ حضرتؑ ان کو پند و نصیحت کریں گے اور دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرائیں گے اور اہل مکہ میں سے ایک شخص کو ان پر حاکم مقرر فرمائیں گے اور وہاں سے باہر روانہ ہوں گے۔ اہل مکہ اس حاکم کو بھی قتل کر دیں گے۔ اس وقت حضرتؑ جن اور نقیبوں میں سے اپنے مددگاروں کو ان کی طرف واپس بھیجیں گے کہ ان سے کہیں کہ حق کی جانب پلٹ آئیں تو جو شخص ایمان لائے اس کو بخش دو اور جو ایمان نہ لائے اس کو قتل کر دو۔ جب یہ لشکر مکہ واپس آئے گا تو سو میں سے ایک شخص ایمان نہ لائے گا۔ بلکہ ہزار میں سے ایک بھی ایمان نہ لائے گا۔

مفضل نے پوچھا کہ میرے مولا! حضرت مہدیؑ کا مکان اور مومنین کے جمع ہونے کا مقام کہاں ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ حضرتؑ کا پایۂ تخت کوفہ ہوگا اور آپ کا دربار اور مقام فیصلہ مسجد کوفہ ہوگی اور تمام بیت المال اور غنیمت تقسیم ہونے کی جگہ مسجد سہلہ ہوگی اور ان کی تنہائی کی جگہ نجف اشرف ہوگا۔ مفضل نے پوچھا تمام مومنین کوفہ میں ہوں گے۔ فرمایا کہ ہاں، واللہ کوئی مومن نہ ہوگا۔ مگر کوفہ میں ہوگا یا کوفہ کے قرب و جوار میں یا اس کا دل کوفہ کی طرف مائل ہوگا۔ اس وقت کوفہ میں ایک گوسفند کے سونے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درم ہوگی۔ اس وقت شہر کی وسعت چوون ۵۴ میل یعنی اٹھارہ ۱۸ فرسخ ہوگی اور کوفہ کے قصر و محلات کربلائے معلیٰ سے متصل ہوں گے۔ اور خداوند تعالیٰ کربلا کو پناہ کی ایک جگہ قرار دے گا جو ہمیشہ فرشتوں اور مومنوں کی آمد و رفت کی جگہ ہوگی۔ خدائے تعالیٰ اس زمین مقدس کو بہت بلند مرتبہ کرے گا اور اس میں اس قدر برکتیں اور رحمتیں قرار دے گا کہ اگر کوئی مومن اس جگہ کھڑا ہو اور خدا سے دعا کرے تو ایک دعا میں ہزار مرتبہ کے مانند دنیا کا ملک اس کو کرامت فرمائے گا۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک آہ کھینچی اور فرمایا اے مفضل بیشک زمین کے ٹکڑوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا اور کعبۂ معظمہ نے زمین کربلائے معلیٰ پر فخر کیا تو خدا نے کعبہ کو وحی کی کہ ساکت رہ اور کربلا پر فخر مت کر کیونکہ وہ بقعۂ مبارکہ وہ ہے جہاں شجرۂ مبارکہ سے انی انا اللہ کی ندا موسیٰؑ کو پہنچی اور وہ وہی مقام بلند ہے جہاں مریمؑ و عیسیٰؑ کو میں نے جگہ دی اور جس جگہ حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک شہادت کے بعد دھویا اسی جگہ حضرت مریمؑ نے جناب عیسیٰؑ روح اللہ کو بعد ولادت غسل دیا اور خود

اُسی جگہ غسل کیا اور وہ بہترین خطّہ ہے جہاں سے حضرت رسُولِ خداؐ نے معراج پائی اور بے انتہا
خیر و رحمت اُس جگہ ہمارے شیعوں کے لیے مُہیّا ہے۔ یہاں تک کہ حضرتؑ قائم ظاہر ہوں مفضل نے
کہا اے میرے سیّد! پھر صاحب الامرؑ دوبارہ کہاں متوجّہ ہوں گے۔ فرمایا کہ میرے جدِ رسُولِ خداؐ کے
مدینہ کی جانب۔ جب وہاں پہنچیں گے تو اُن سے امرِ عجیب ظاہر ہوگا جو مومنین کی مُسرّت و شادمانی
کا اور کافروں کی ذلّت و خواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ وہ کون سا امر ہے۔ فرمایا کہ جب
وُہ اپنے جدِ بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جدِ بزرگوار رسُولِ خداؐ
کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے مہدیٔ آلِ محمدؐ۔ حضرتؑ پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اُن
کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہمخواب خلیفۂ اوّل و دوم
ہیں۔ حضرتؑ لوگوں کے سامنے مصلحتہً پوچھیں گے کہ اوّل کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب
سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا۔ ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو
اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے مہدیٔ آلِ محمدؐ اُن کے سوا کوئی اِس جگہ نہیں
دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسُولِ خداؐ کے خلیفہ اور اُن کی بیویوں کے
باپ تھے۔ تو حضرتؑ فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں
ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرتؑ فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو
کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے
بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو۔ اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ
اُسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہونگے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرتؑ فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں
تو اُن کے کفن کھینچ لیے جائیں گے۔ پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اُس وقت
امتحانِ خلق کے لیے وُہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اُس میں شاخیں بلند ہوں گی پتّیاں نکل آئیں گی۔
اُس وقت وہ گروہ جو اُن کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم اُن
کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر ان کی محبت
ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اُس وقت حضرت قائمؑ کی جانب سے مُنادی ندا دے گا کہ جو شخص رسُولِ
خداؐ کے ان دونوں مصاحبوں کو دوست رکھتا ہو، لوگوں کے درمیان سے علیحدہ ہو کر ایک
طرف کھڑا ہو جائے۔ اُس وقت دُنیا والے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ اُن کو دوست
رکھنے والوں کا اور ایک گروہ اُن پر لعنت کرنے والوں کا۔ پھر حضرتؑ اُن کو دوست رکھنے
والوں سے فرمائیں گے کہ ان سے بیزاری اختیار کرو، ورنہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوگے۔ وہ
جواب دیں گے کہ اے مہدیٔ آلِ محمدؐ! ہم اس سے پہلے جانتے تھے کہ خدا کے نزدیک ان

کی قدر و منزلت ہے۔ اس لیے اُن سے بیزاری نہ کی تو آج کس طرح بیزاری کریں جبکہ ان کی بہت سی کرامتیں ہم پر ظاہر ہو چکی ہیں اور ہم کو علم ہو چکا کہ وُہ مقربان بارگاہِ ربّ العزت سے ہیں۔ بلکہ ہم آپ سے بیزار ہیں اور اُن سے بھی جو آپ پر ایمان لائے ہیں اور اس سے بھی جو اُن پر ایمان نہیں لایا اور اُس سے بھی ہم بیزار ہیں جو اُن کو اس ذلت و خواری سے قبر سے باہر لایا اور دار پر کھینچا۔ اُس وقت حضرت مہدیؑ ایک سیاہ ہوا کو حکم دیں گے کہ ان پہ چلے اور اُن کو ہلاک کرے۔ پھر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو دار سے نیچے لائیں۔ پھر اُن کو بقدرتِ خدا اندھا کریں گے اور خلائق کو حکم دیں گے کہ جمع ہوں۔ پھر ہر ظلم و جور جو ابتدائے عالم سے آخر تک ہوا اُن سب کا گناہ اُن کی گردن پر لازم قرار دیں گے اور سلمان فارسی کو مارنے اور امیر المومنینؑ کے خانہ اقدس کو آگ لگانے اور جناب فاطمہ علیہا السّلام اور حسنؑ و حسینؑ علیہما السّلام کو جلانے اور امام حسنؑ کو زہر دینے اور امام حسینؑ اور اُن کے اطفال اور اُن کے چچا کی اولاد کو اور اُن کے دوستوں اور مددگاروں کو قتل کرنے اور ذرّیتِ رسولؐ کو اسیر کرنے اور ہر زمانہ میں آلِ محمدؐ کا خون بہانے اور ہر خون جو ناحق بہایا گیا اور ہر زنا جو عالم میں کیا گیا اور ہر سود اور حرام جو کھایا گیا اور ہر گناہ ظلم اور ستم جو قیام قائم آلِ محمدؐ تک واقع ہوا۔ سب اُن ہی دونوں کی گردنوں پر بار کیا جائے گا کہ تم ہی سے سرزد ہوا۔ اور وُہ دونوں اعتراف و اقرار کریں گے۔ کیونکہ اگر روزِ اوّل خلیفہ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ سب نہ ہوتا۔ پھر حکم دیں گے کہ ہر ظلم کے عوض جو شخص موجود ہو ان دونوں سے قصاص لے۔ پھر اُن کے لیے فرمائیں گے کہ درخت سے لٹکا دیں اور ایک آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے برآمد ہو اور اُن کو درخت کے ساتھ جلائے۔ اور ایک ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں میں پھینک دے۔

مفضل نے عرض کی کہ اے میرے مولا! کیا یہ ان کا آخری عذاب ہوگا فرمایا افسوس اے مفضل! خدا کی قسم سیّد اکبر حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور صدیق اکبر امیر المومنین علیہ السّلام اور فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہیدِ کربلا علیہم السّلام اور سارے ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم زندہ ہوں گے اور جو شخص محض خالص ایمان رکھتا رہا اور جو کافر محض رہا ہوگا سب کے سب زندہ ہوں گے اور تمام ائمہ اطہارؑ اور مومنین کے لیے ان پر عذاب کیا جائے گا۔ یہاں تک ایک شبانہ روز میں ہزار مرتبہ اُن کو مار ڈالیں گے اور زندہ کریں گے۔ پھر خدا جہاں چاہے گا اُن کو لے جائے گا اور معذب کرے گا۔

وہاں سے حضرت مہدیؑ کوفہ کی جانب متوجہ ہوں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان چھیالیس[۴۶] ہزار فرشتوں اور چھ ہزار جنّوں اور تین سو تیرہ نقیبوں کے ساتھ قیام فرمائیں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ زورا

وصالحؑ کا ترکہ۔ اور جناب ابراہیمؑ کا مجموعہ اور حضرت یوسفؑ کا پیمانہ۔ ترازوئے شعیبؑ اور عصائے موسیٰؑ اور تابوتِ موسیٰؑ۔ داؤدؑ کی زرہ، سلیمانؑ کی انگوٹھی اور تاج اور جناب عیسیٰؑ کے اسباب اور تمام پیغمبروں کی میراث سب دکھائیں گے۔ پھر جناب مہدیؑ حضرت رسولِ خداؐ کا عصا ایک سخت پتھر پر نصب کریں گے۔ اُسی وقت وہ ایک نہایت تناور بلند و بالا درخت ہو جائے گا جس کے سایہ میں تمام لشکر آجائے گا۔ پھر جوان حسنی کہے گا۔ اللہ اکبر آپ اپنا ہاتھ لائیے۔ میں آپ کی بیعت کروں اے فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت اپنا دستِ مبارک بڑھائیں گے۔ تو سید حسنی اور اُس کا تمام لشکر حضرت کی بیعت کرے گا سوائے چالیس ہزار افراد کے جو زیدیہ ہوں گے جو اس کے لشکر کے ساتھ ہوں گے اور اپنی گردنوں میں قرآن حمائل کئے ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ یہ سخت جادو تھا۔ جناب قائمؑ ہر چند اُن کو پند و موعظہ فرمائیں گے اور معجزات دکھائیں گے مگر اُن پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ سب قتل کر دیئے جائیں۔ مفضل نے پوچھا پھر کیا کریں گے۔ فرمایا کہ بہت سے لشکر سفیانی کی جانب بھیجیں گے۔ یہاں تک کہ اُس کو دمشق میں پکڑیں گے اور صخرۂ بیت المقدس پر ذبح کریں گے۔ اُس وقت حضرت امام حسینؑ بارہ ہزار صدیق اور بہتر افراد کے ساتھ جو اُن حضرتؑ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے آئیں گے اور کوئی رجعت اس رجعت سے خوشتر نہیں۔ پھر صدیق اکبر امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابیطالب تشریف لائیں گے آپ کے لئے ایک قبہ نجفِ اشرف میں نصب کیا جائے گا جس کا ایک ستون نجفِ اشرف میں ہوگا۔ دوسرا بحرین میں تیسرا صنعائے یمن میں اور چوتھا مدینۂ طیبہ میں۔ گویا میں اُس کے چراغ اور قندیلیں دیکھ رہا ہوں جو آسمان و زمین کو آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشنی کئے ہوئے ہیں۔ پھر سید اکبر حضرت محمد رسولؐ اللہ اُن لوگوں کے ساتھ آئیں گے جو حضرتؐ پر مہاجرین و انصار میں سے ایمان لائے ہوں گے۔ اور جو لوگ لڑائیوں میں شہید ہوئے ہوں گے اور خدا اُن لوگوں کو بھی زندہ کرے گا جنھوں نے آنحضرتؐ کی تکذیب کی تھی اور آپ کی حقیقت میں شک کرتے تھے یا آپ کے ارشادات کو رد کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ کاہن ہے، ساحر ہے، دیوانہ ہے اور اپنی خواہش سے کلام کرتا ہے۔ الغرض جن لوگوں نے حضرتؐ سے جنگ کی ہوگی سب کو ان کا بدلہ دیں گے۔ اسی طرح امام مہدیؑ تک ایک ایک امام کو واپس کرے گا۔ اور اُن لوگوں کو بھی جنھوں نے ان کی مدد کی ہوگی تاکہ خوش و شاد ہوں اور جو لوگ ان حضرات سے علیحدہ رہے ہوں گے۔ ان کو بھی واپس کرے گا تاکہ آخرت کے عذاب سے پہلے دُنیا کے عذاب و ذلت میں مبتلا ہوں اُس وقت اس آیۂ کریمہ کی تاویل ظاہر ہوگی جس کا ترجمہ گذر چکا اور نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض تا آخر آیت۔

مفضل نے پوچھا کہ اس آیت میں فرعون اور ہامان سے کون مراد ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ اوّل ودوم ہیں مفضل نے پوچھا کہ کیا جناب رسولِ خداؐ اور امیرالمومنینؑ حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا ہاں! ضروری ہے کہ وہ حضرات تمام روئے زمین پر گھومیں، یہاں تک کہ کوہ قاف کی پُشت اور جو کچھ ظلمات اور تمام دریاؤں میں۔ حتیٰ کہ زمین کی کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہ وہ حضرات طے کریں گے اور وہاں دینِ خدا کو قائم کریں گے۔ پھر فرمایا کہ اے مفضل گویا میں دیکھتا ہوں کہ اُس روز ہم آئمہ اپنے جد رسولِ خدا کے پاس کھڑے ہیں۔ اور آنحضرتؐ سے اُن تمام مظالم کی شکایت کر رہے ہیں جو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اُمت جفاکار نے ہم کو پہنچائے جیسے ہمارے اقوال کی تردید و تکذیب کرنا ہم کو گالیاں دینا اور ہم پہ لعنت کرنا اور ہم کو قتل سے ڈرانا اور حرمِ خدا و رسولؐ سے خلفائے جور کا ہم کو نکال کر اپنے شہروں میں روکنا اور ہم کو قید میں رکھنا اور شہید کرنا۔ یہ تمام مظالم سُن کر جناب رسولِ خدا صلعم گریاں ہوں گے اور فرمائیں گے اے میرے فرزندو! جو کچھ تم پہ گذری تم سے پہلے سب مجھ پہ گذر چکی تھی۔ اس کے بعد جناب فاطمہ زہراؑ اوّل و دوم کی شکایت کریں گی کہ فدک مجھ سے چھین لیا۔ اور کتنی ہی دلیلیں میں نے اُن پر پیش کیں۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اور جو تحریر آپ نے مجھے فدک کے بارے میں لکھ کر دی تھی۔ مہاجر و انصار کے روبرو دوم نے اُس پہ تھوک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور میں نے آپ کی قبر پہ جا کر شکایت کی۔ اوّل و دوم نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جا کر منافقوں سے اتفاق کیا اور میرے شوہر امیرالمومنینؑ کی خلافت غصب کی۔ اُس کے بعد آئے تاکہ ان کو بیعت کے لیے لے جائیں۔ انھوں نے انکار کیا تو اُن لوگوں نے ہمارے گھر پہ لکڑیاں جمع کیں تاکہ اہلبیتؑ رسالت کو جلا دیں۔ اُس وقت میں نے چلّا کر کہا کہ اے عمر یہ کیسی جرأت ہے جو خدا و رسولؐ پہ تو کرتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ نسلِ پیغمبر زمین سے نابود کر دے۔ عمر نے کہا اے فاطمہؑ خاموش رہو۔ کیونکہ پیغمبر موجود نہیں ہے کہ فرشتے آئیں گے اور آسمان سے امر و نہی کے احکام لائیں گے۔ علیؑ سے کہو کہ آ کر بیعت کریں ورنہ گھر میں آگ لگا دوں گا۔ اُس وقت میں نے کہا اے خدا میں تجھ سے شکایت کرتی ہوں یہ کہ تیرا رسول ہمارے درمیان سے چلا گیا اور اُس کی ساری اُمت کافر ہو گئی ہے۔ ہمارا حق غصب کرتی ہے۔ یہ سُن کر عمر نے چلّا کر کہا کہ عورتوں کی احمقانہ باتوں کو چھوڑو کیونکہ خدا نے پیغمبری اور امامت دونوں تم کو نہیں دی ہے۔ پھر عمر نے تازیانہ مار کر میرا بازو توڑ دیا اور دروازہ میرے شکم پہ گرایا اور میرے فرزند محسن کا چھ مہینہ کا حمل ساقط ہو گیا اور میں فریاد کر رہی تھی کہ وا ابتاہ وا رسول اللہؐ آپ کی دختر فاطمہؑ کو دروغ گو کہتے ہیں اور اُس کو تازیانہ مارتے ہیں اور اُس کے فرزند کو شہید کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ

مفضل نے پوچھا کہ اس آیت میں فرعون اور ہامان سے کون مراد ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اوّل و دوم ہیں۔ مفضل نے پوچھا کہ کیا جناب رسولِ خداؐ اور امیر المومنینؑ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا ہاں! ضروری ہے کہ وہ حضرات تمام روئے زمین پر گھومیں، یہاں تک کہ کوہ قاف کی پشت اور جو کچھ ظلمات اور تمام دریاؤں میں۔ حتیٰ کہ زمین کی کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہ وہ حضرات طے کریں گے اور وہاں دینِ خدا کو قائم کریں گے۔ پھر فرمایا کہ اے مفضل گویا میں دیکھتا ہوں کہ اُس روز ہم آئمہ اپنے جد رسولِ خدا کے پاس کھڑے ہیں۔ اور آنحضرت سے اُن تمام مظالم کی شکایت کر رہے ہیں جو آنحضرت کی وفات کے بعد اُمت جفا کار نے ہم کو پہنچائے جیسے ہمارے اقوال کی تردید و تکذیب کرنا ہم کو گالیاں دینا اور ہم پر لعنت کرنا اور ہم کو قتل سے ڈرانا اور حرمِ خدا و رسولؐ سے خلفائے جور کا ہم کو نکال کر اپنے شہروں میں روکنا اور ہم کو قید میں رکھنا اور شہید کرنا۔ یہ تمام مظالم سن کر جناب رسولِ خدا صلعم گریاں ہوں گے اور فرمائیں گے اے میرے فرزندو! جو کچھ تم پر گذری تم سے پہلے سب مجھ پر گذر چکی تھی۔ اس کے بعد جناب فاطمہ زہراؑ اوّل و دوم کی شکایت کریں گی کہ فدک مجھ سے چھین لیا۔ اور کتنی ہی دلیلیں میں نے ان پر پیش کیں۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اور جو تحریر آپ نے مجھے فدک کے بارے میں لکھ کر دی تھی۔ مہاجر و انصار کے روبرو دوم نے اس پر تھوک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور میں نے آپ کی قبر پہ جا کر شکایت کی۔ اوّل و دوم نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جا کر منافقوں سے اتفاق کیا اور میرے شوہر امیر المومنینؑ کی خلافت غصب کی۔ اُس کے بعد آئے تاکہ ان کو بیعت کے لیے لے جائیں۔ انھوں نے انکار کیا تو ان لوگوں نے ہمارے گھر پر لکڑیاں جمع کیں تاکہ اہلبیتؑ رسالت کو جلا دیں۔ اُس وقت میں نے چلّا کر کہا کہ اے عمر یہ کیسی جرأت ہے جو خدا و رسولؐ پر تو کرتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ نسلِ پیغمبر زمین سے نابود کر دے۔ عمر نے کہا اے فاطمہؑ خاموش رہو۔ کیونکہ پیغمبر موجود نہیں ہے کہ فرشتے آئیں گے اور آسمان سے امر و نہی کے احکام لائیں گے۔ علیؑ سے کہو کہ آ کر بیعت کریں ورنہ گھر میں آگ لگا دوں گا۔ اُس وقت میں نے کہا اے خدا میں تجھ سے شکایت کرتی ہوں یہ کہ تیرا رسول ہمارے درمیان سے چلا گیا اور اُس کی ساری اُمت کافر ہو گئی ہے۔ ہمارا حق غصب کرتی ہے۔ یہ سن کر عمر نے چلّا کر کہا کہ عورتوں کی احمقانہ باتوں کو چھوڑ دو کیونکہ خدا نے پیغمبری اور امامت دونوں تم کو نہیں دی ہے۔

پھر عمر نے تازیانہ مار کر میرا بازو توڑ دیا اور دروازہ میرے شکم پہ گرایا اور میرے فرزند محسن کا چھ مہینہ کا حمل ساقط ہو گیا اور میں فریاد کر رہی تھی کہ وا ابتاہ وا رسول اللہؐ آپ کی دختر فاطمہؑ کو دروغ گو کہتے ہیں اور اس کو تازیانہ مارتے ہیں اور اس کے فرزند کو شہید کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ

تو حضرتؑ گریہ فرمائیں گے تو تمام اہلِ آسمان آپ کے رونے سے روئیں گے اور حضرت ایسا نعرہ ماریں گے کہ زمین لرزنے لگے گی اور جنابِ امیرؑ، امام حسنؑ جنابِ رسولِ خداؐ کی داہنی جانب کھڑے ہوں گے۔ اور جنابِ فاطمہؑ اُن حضرتؐ کے بائیں جانب۔ امام حسینؑ آنحضرتؐ کے نزدیک آئیں گے اور جنابِ رسولِ خداؐ اُن کو اپنے سینہ سے لپٹا لیں گے۔ اور کہیں گے اے حسینؑ میں تجھ پر فدا ہوں تمہاری آنکھیں روشن ہوں اور میری آنکھیں تمہارے بارے میں روشن ہوں۔ امام حسینؑ کی داہنی جانب حضرت حمزہ سید الشہداء ہوں گے۔ اور بائیں جانب حضرت جعفر طیارؓ اور محسنؑ کو جنابِ خدیجہؓ اور مادر امیرالمومنینؑ بنت اسد لیے ہوئے فریاد کرتی ہوئی آئیں گی اور جنابِ فاطمہؑ ایک آیت تلاوت فرمائیں گی جس کا ظاہری ترجمہ لفظی یہ ہے۔ آج وہی دن ہے جس دن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ آج ہر شخص کو اُس کے نیک کاموں کا اور ہر ایک کو اُس کے بُرے کاموں کا بدلہ ملے گا۔ اور بُرے کام کرنے والے آرزو کریں گے کہ کاش اُن کے اور اُس کے بُرے کاموں کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا۔

پھر حضرت امام جعفر صادقؑ بہت روئے اور فرمایا وہ آنکھیں نہ روشن رہوں جو اس قصہ کے ذکر سے گریاں نہ ہوں۔ پھر مفضل بھی روئے اور کہا اے میرے مولا! اُن پر رونے کا کیا ثواب ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ شیعہ ہو تو اُس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں مفضل نے پوچھا پھر کیا ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ پھر جنابِ فاطمہؑ اٹھیں گی اور کہیں گی کہ خداوندا! وہ وعدہ وفا کر جو تو نے مجھ سے کیا ہے اُن لوگوں کے بارے میں جنھوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرا حق غصب کیا ہے اور مجھ کو زدوکوب کیا اور اُن مظالم کے ذریعہ سے جو میری تمام اولاد پر کیے ہیں۔ مجھ کو مضطرب و بیقرار کیا۔ اُس وقت ساتوں آسمان کے فرشتے روئیں گے اور حاملانِ عرشِ الٰہی اور جو لوگ دنیا میں اور جو تحت الثریٰ میں ہوں گے فریاد کریں گے۔ پھر ہم کو قتل کرنے والوں اور ہم پر ظلم کرنے والوں اور اُن مظالم پر راضی رہنے والوں میں سے کوئی نہ بچے گا۔ مگر اُس روز ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا۔ مفضل نے عرض کیا کہ اے میرے مولا! آپ کے شیعوں میں سے ایک گروہ ہے جو قائل نہیں ہے کہ آپ اور آپ کے دوست اور دشمن اُس روز زندہ ہوں گے۔ فرمایا کہ شاید اُنھوں نے میرے جد رسولِ خداؐ کا قول اور ہم اہلبیتؑ کی باتیں نہیں سنی ہیں کہ ہم نے بار بار رجعت کی خبر دی ہے۔ شاید اس آیت کو نہیں پڑھا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون عذاب الاکبر۔ فرمایا کہ پست تر عذاب عذابِ رجعت ہے اور بڑا عذاب قیامت کا عذاب ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے شیعوں میں ایک جماعت نے ہم کو پہچاننے میں تقصیر کی ہے۔ کہتے ہیں کہ رجعت کے معنی یہ ہیں کہ ہماری بادشاہی واپس آئے گی اور ہمارے مہدیؑ بادشاہی کریں گے۔ وائے ہو اُن پر کس نے دین و دنیا کی بادشاہی

ہم سے چھین لی ہے کہ پھر ہمارے لیے واپس آئے گی۔ نبوّت و امامت اور وصایت کی بادشاہی ہمیشہ ہمارے لیے ہے۔ اے مفضل اگر ہمارے شیعہ قرآن میں غور و فکر کریں تو یقیناً ہماری فضیلت میں شک نہ کریں۔ شاید اس آیت کو انھوں نے نہیں سُنا ہے۔ ونرید نمن علی الذین استضعفوا فی الارض الخ۔ جس کا ترجمہ گذر چکا۔ خدا کی قسم یہ آیت بنی اسرائیل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کی تاویل ہم اہلبیتؑ کی رجعت کے ذکر میں ہے اور فرعون وہامان اوّل و دوم ہیں۔

پھر (بسلسلہ سابقہ) فرمایا کہ امام حسینؑ کے بعد میرے جد امام علی بن الحسینؑ (زین العابدینؑ) اور میرے پدر امام محمدؑ باقرؑ اٹھیں گے اور اپنے جد رسولِ خداؐ سے جو کچھ ظالموں نے اُن پر مظالم کیے ہیں۔ ان سب کی شکایت کریں گے۔ پھر میں اُٹھوں گا اور جو کچھ منصور دوانیقی نے مجھ پر ظلم کیے ہیں بیان کروں گا۔ پھر میرے فرزند امام موسیٰ کاظمؑ اُٹھیں گے اور اپنے جد سے ہارون الرشید کی شکایت کریں گے۔ اُن کے بعد علی بن موسیٰ الرضاؑ اُٹھیں گے اور مامون الرشید کی شکایت کریں گے۔ پھر امام محمد تقیؑ اُٹھیں گے اور مامون وغیرہ کی شکایت کریں گے۔ پھر امام علی نقیؑ اُٹھیں گے اور متوکل کی شکایت کریں گے۔ پھر امام حسن عسکریؑ اُٹھیں گے اور معتزل باللہ کی شکایت کریں گے۔ اُن کے بعد امام مہدی آخر الزمانؑ اپنے جد رسولِ خداؐ کے ہمنام اُٹھیں گے اور جناب رسولِ خداؐ کا خُون آلود لباس لیے ہوں گے کہ روز جنگِ اُحد حضرتؐ کی پیشانی انور کو مشرکین نے مجروح کیا تھا اور آپؐ کے دندانِ مُبارک توڑے تھے۔ اور حضرتؐ کا لباس خُون آلودہ ہوا تھا۔ فرشتے اُن کے گرد ہوں گے۔ وہ اپنے جد جنابِ رسولِ خداؐ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ آپ نے لوگوں سے میرے اوصاف بیان فرمائے اور میری ذات کی جانب لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور میرے نام ونسب اور میری کنیت سے ان کو آگاہ فرمایا۔ مگر آپ کی اُمت نے میرے حق سے انکار کیا اور میری اطاعت نہ کی اور کہا کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں اور موجود نہیں ہیں اور نہ ہوں گے یا کہیں گے کہ مر گئے ہیں۔ اگر ہوتے تو اتنی مدت تک غائب نہ ہوتے۔ لہٰذا میں نے خدا کے لیے اب تک صبر کیا جبکہ خدا نے مجھے اجازت دی کہ ظاہر ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ :-

الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العملین۔ اور کہیں گے خدا کی مدد و فتح آئی اور خدا کا قول ثابت ہوگیا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون۔ پھر پڑھا۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک و

یہدیک صراطاً مستقیماً وینصرک اللہ نصراً عزیزا۔
مفضل نے پوچھا کہ جنابِ رسُولِ خداؐ کا کیا گناہ تھا جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے: تاکہ خُدا تمھارے اگلے پچھلے گناہوں کو اور جو کچھ باقی ہے اور جو اُس کے بعد ہوگا بخش دے حضرتؑ نے فرمایا کہ اے مفضل رسُولِ خُداؐ نے دُعا کی تھی کہ خداوندا! میرے بھائی علی بن ابی طالبؑ کے شیعوں کے اور میرے فرزندوں کے جو میرے اوصیاء ہیں قیامت تک کے شیعوں کے گناہوں کو مجھ پر بار کر دے اور مجھ کو پیغمبروں کے درمیان شیعوں کے گناہوں کے سبب رُسوا مت کر۔ تو خداوندِ عالم نے تمام شیعوں کے گناہوں کو حضرت پر بار کر دیا۔ پھر حضرتؐ کی خاطر سے سب کو بخش دیا۔ یہ سُن کر مفضل بہت روئے اور کہا اے میرے سیّد یہ خدا کا فضل ہے اور آپ ہمارے اماموں کی ہم پر برکت کا سبب ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا یہ تمھارے اور تمھارے ایسے خالص شیعوں کے لیے ہے اور اس حدیث کو اُن لوگوں سے مت بیان کرنا جو خدا کی معصیت کے لیے اجازت چاہتے ہیں اور بہانہ ڈھونڈھتے ہیں پھر اس فضیلت پر اعتماد کر کے عبادت ترک کر دیتے ہیں۔ ہم اُن لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ شفاعت نہیں کریں گے۔ مگر اُن کی جو پسندیدہ اعمال سے سرفراز ہوں گے اور شفاعت کرنے والے خدا کے خوف کے سبب بیجا شفاعت سے ڈرتے ہیں۔

مفضل نے پوچھا: یہ آیت جو جنابِ رسُولِ خداؐ نے پڑھی کہ لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ مگر آنحضرت ابھی تمام دینوں پر غالب نہیں ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ اے مفضل اگر سب دینوں پر غالب ہوجاتے تو یہودی، نصاریٰ، صابئہ اور دوسرے باطل ادیان زمین پر نہ رہ سکتے۔ بلکہ یہ غلبہ جنابِ مہدیؑ اور جنابِ رسُولِ خداؐ کی رجعت کے زمانہ میں ہوگا۔ اور یہ آیت بھی اُسی زمانہ میں عمل میں آئے گی۔ وقاتلوھم حتّٰی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ امام مہدیؑ کوفہ واپس جائیں گے اور خدائے تعالیٰ اُن پر ٹڈی کی شکل میں سونا برسائے گا جس طرح حضرت ایوبؑ پر برسایا تھا اور حضرتؑ زمین کے خزانے سونے چاندی اور جواہرات اپنے اصحاب پر تقسیم کریں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ اگر آپ کے شیعوں میں سے کوئی مرتا ہے اور کسی برادر مومن کا قرض اُس کے ذمّہ ہو تو کس طرح ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ حضرت مہدیؑ تمام عالم میں منادی کرائیں گے کہ جو ہمارے کسی شیعہ پر قرض رکھتا ہو آئے اور کہے تو سب اُس کا قرض ادا فرمادیں گے۔ یہاں تک کہ ایک دانہ لسن اور ایک دانہ رائی تک ادا فرمائیں گے۔

یہ حدیث بہت زیادہ طویل ہے۔ ہم نے جس قدر اس مقام کے مُناسب تھا درج کر دیا ہے۔

سبب سے، ایک حصّہ لوگوں کی باتیں گرفت کرنے پر اور ایک حصّہ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا نہ کرنے پر ہوتا ہے۔ اور محاسن میں بسند موثق حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ سب سے سخت عذابِ قبر پیشاب کے بعد استنجا نہ کرنے پر ہوتا ہے۔ اور علل الشرائع میں بسند صحیح اُنہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ ایک نیک اور صالح مرد کو یا بنی اسرائیل کے علماء میں سے کسی عالم کو قبر میں دفن کیا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں عذاب الٰہی کے سو تازیانے ماروں گا۔ اُس نے کہا اُس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ پھر کم کیا اور اُس نے کہا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ کم کیا جاتا رہا اور وہ عُذر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک تازیانہ تک پہنچے، پھر اُس نے کہا میں ایک کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اُس سے کہا کہ بغیر اس کے چارہ نہیں۔ اُس نے پوچھا کس سبب سے مجھے یہ سزا دی جاتی ہے؟ اُس سے کہا گیا کہ تو نے ایک روز بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی۔ اور ایک کمزور مظلوم کی طرف سے تیرا گذر ہوا اور تو نے اُس کی امداد نہ کی۔ بالآخر ایک تازیانہ اُس کو مارا جس سے اُس کی قبر آگ سے بھر گئی۔ کلینی نے بسند معتبر ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا فشارِ قبر سے کوئی نجات پائے گا۔ حضرتؑ نے فرمایا خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ کس قدر زیادہ کم ہے اُس پر عذاب جو شخص اُس سے نجات پا جائے۔ بیشک رُقیّہ کو جب ملعون سوم نے شہید کیا۔ رسولِ خداؐ اُن کی قبر پر کھڑے ہوئے اور سرِ آسمان کی جانب بلند کیا اور آنسو آپ کی چشم ہائے آنکھوں سے جاری تھے۔ لوگوں سے فرمایا کہ مجھے یاد آتا ہے کہ جو کچھ اُس ملعون نے اس پر ظلم کیا اور اُسی پر رویا اور خداوندِ رحیم سے سوال کیا کہ اس کو میری خاطر سے بخش دے اور فشارِ قبر اُس کو نہ پہنچے۔ پھر کہا خداوندا رقیہ کو میری خاطر سے فشار سے محفوظ رکھ تو خدا نے اس مظلومہ شہید کو آنحضرتؐ کے سبب سے بخش دیا۔ امام نے پھر فرمایا کہ رسولِ خداؐ سعد بن معاذ کے جنازہ کے ساتھ آئے اور ستّر ہزار فرشتوں نے اُن کے جنازہ کی مشایعت کی۔ آنحضرتؐ نے سرِ آسمان کی جانب بلند کیا اور فرمایا کہ سعد کے مانند کس پر فشار ہوا۔ ابوبصیر نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے سُنا ہے کہ اُن پر فشار اس لیے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اُس سے کم اجتناب کرتے تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا معاذ اللہ ایسا نہیں تھا۔ بلکہ اس لیے تھا کہ وہ اپنے اہل سے بُرے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ مادرِ سعد نے کہا کہ اے سعد تم کو بہشت گوارا ہو۔ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ اے مادرِ سعد خدا کو تاکید مت کرو۔ بیشک سعد نے عذابِ قبر سے نجات پائی۔ ایضاً بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ عمر بن یزید نے اُن حضرتؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے آپ سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ہمارے تمام شیعہ بہشت میں ہوں گے۔ اگرچہ گنہگار ہوں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے سچ کہا

قبر میں عذاب کے تین سبب ہیں غیبت، چغلی اور پیشاب کے بعد پانی سے استنجا نہ کرنا

بنی اسرائیل کے ایک عالم پر ایک مظلوم کی مدد نہ کرنے کے سبب عذاب

فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جس کو کمد کہتے ہیں اور وہ جہنّم کی وادیوں میں سے ایک وادی میں واقع ہے ۔ اس پہاڑ میں میرے پدر حسین بن علیؑ کے قتل کرنے والے رہتے ہیں ۔ خدا نے ان کو اس جگہ کے حوالہ کیا ہے ۔ اس کے نیچے جہنّم کی تمام نہریں جاری ہیں مثل غسلین[1] صدید اور حمیم کے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے حزن، فلق اور اثام کے کنوئیں سے اور خبال، جہنّم، لظی، حطمہ، سقر، جحیم، ہاویہ، سعیر کی مٹی سے نکلتا ہے اور وہ خدا کے شدید عذاب میں سے ہے ۔ میں اس پہاڑ سے کبھی نہ گزرا ۔ مگر یہ کہ اوّل و دوم کو دیکھتا ہوں جو مجھ سے فریاد کرتے ہیں ۔ اور اپنے پدر امام حسینؑ کے قاتلوں کو دیکھتا ہوں ۔ میں اُن دونوں سے کہتا ہوں کہ جو کچھ اُن لوگوں نے کیے ان اسباب کے باعث تھا جو تم نے چھوڑے تھے ۔ جب حاکم ہوئے ۔ تم نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہم کو قتل کیا اور ہم کو ہمارے حق سے محروم کیا ۔ ہمارے حقوق غصب کیے اور ہمارے تمام اُمور پر تم متصرف ہوئے ۔ خدا اس پر رحم نہ کرے جو تم پر رحم کرے ۔ چکھو اُس کا مزہ جو پہلے سے بھیج چکے ہو ۔ اور خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۔ میں نے عرض کی آپ پر فدا ہوں یہ پہاڑ کہاں پر ختم ہوتا ہے ۔ فرمایا چھٹی زمین پر اور جہنّم وہیں ہے ۔ اور جہنّم پر آسمان کے ستاروں سے، بارش کے قطروں سے، سمندر کی بوندوں اور زمین کے ذرّوں سے زیادہ فرشتے محافظ ہیں ۔ اور ہر فرشتہ ایک کام پر مقرر ہے جس سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتا ۔

زید نرسی نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جمعہ اور عید کے دن ہوتے ہیں تو خداوند عالم رضوان خازن جنّت کو حکم دیتا ہے کہ مومنین کی روحوں کے درمیان ندا دے جو بہشت کے بالا خانوں میں ساکن ہیں کہ خداوند عالم نے تم لوگوں کو اجازت دی ہے کہ اپنے اعزا و اقربا، دوستوں اور احباب کو جو دنیا میں ہیں دیکھنے جاؤ ۔ پھر حق تعالیٰ رضوان کو حکم دیتا ہے کہ ہر روح کے لیے بہشت کا ناقہ لائے جس پر زبرجد کا ایک قبہ بندھا ہو جس کا پردہ زرد یاقوت کا ہو اور ہر ناقہ بہشت کے سندس اور استبرق کے حلوں اور برقعوں سے چھپا ہوا ہو ۔ پھر وہ روحیں بہشت کے حلوں سے آراستہ اور مروارید کے تاج سر پر رکھے ہوئے جن سے اُن کے سروں پر نور نمایاں ہوتا ہے اور آسمان پر دور و نزدیک سے ستاروں کے مانند چمکتا ہے ۔ بہشت کے میدان میں جمع ہوتی ہیں اور خداوند بزرگ و برتر جبرئیلؑ کو حکم دیتا ہے کہ آسمانوں کے فرشتوں کو اُن کے استقبال کے لیے بھیجیں ۔ پھر ہر آسمان کے فرشتے اُن کا استقبال کرتے ہیں اور نیچے کے آسمان تک اُن کو پہنچاتے ہیں تا کہ وہ وادی السلام میں اُتریں جو پشت کوفہ پہ ہے یعنی صحرائے نجف اشرف ۔ وہاں سے وہ روحیں شہروں، گاؤں اور قریوں میں اپنے عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں کی زیارت کے لیے متفرق ہوتی ہیں جن کے ساتھ دنیا میں بسر کی تھی اور ان کے ساتھ چند فرشتے ہوتے ہیں جو اُن کے رُخ اُن امور کی طرف سے پھیرتے ہیں

[1] یہ جہنّم کی تین نہروں کے نام ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے ۔ ۱۲ مترجم

کہ ہاں اے میرے پروردگار میں نے ان کے درمیان اپنے بھائی، وصی اور وزیر علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کو خلیفہ کیا جو میری اُمّت میں سب سے بہتر تھے اور اُن کو اپنی زندگی میں اُن پر مقرر کیا تاکہ وُہ ان کے لیے راہِ ہدایت کا نشان ہوں اور اُمّت ان کی پیروی کرے۔ پھر علی بن ابی طالب علیہ السّلام کو طلب کریں گے اور اُن سے پُوچھا جائے گا کہ کیا محمدؐ (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے تم کو وصیت کی اور اپنی اُمّت میں خلیفہ بنایا اور تم کو اپنی حیات میں مقرر کیا تاکہ تم اُن کی راہِ ہدایت کے نشان ہو، اور کیا تم ان کے بعد ان کے قائم مقام ہُوئے حضرت عرض کریں گے کہ ہاں اے میرے پروردگار محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے مجھ کو وصیت کی اور اپنی امت میں مجھ کو خلیفہ بنایا۔ لیکن جب تُو نے محمدؐ (صلعم) کو اپنی طرف بُلا لیا تو ان کی اُمّت نے میرا انکار کیا اور میرے ساتھ مکر کیا اور مجھُ کو کمزور وضعیف کر دیا تھا کہ قتل کر دیں اور مجھ پر اُس شخص کو مقدم کیا جس کو تُو نے مؤخر قرار دیا تھا اور مؤخر اُس شخص کو کیا جس کو تُو نے مقدّم کیا تھا اور اُن لوگوں نے میری باتیں نہ سُنیں اور میری اطاعت نہ کی۔ آخر میں نے اُن سے تیرے حکم کے بموجب جنگ کی یہاں تک کہ اُنھوں نے مجھے قتل کر دیا۔ اُس وقت خدائے بزرگ و برتر علی علیہ السّلام سے فرمائے گا کہ کیا تم نے اپنے بعد اُمّت محمدؐ میں کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چھوڑا جو میرے بندوں کو میرے دین کی جانب اور میری خوشنودی کے راستہ پر بلاتا۔ علیؑ کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میں نے ان میں اپنے اور تیرے پیغمبرؐ کی دُختر کے فرزند حسنؑ کو چھوڑا تھا پھر امام حسن علیہ السّلام کو طلب کریں گے اور وُہی سوال جو علی بن ابی طالب علیہ السّلام سے کیا تھا۔ اُن سے بھی کیا جائے گا۔ اسی طرح ہر امام کو ایک امام کے بعد طلب کریں گے اور ہر ایک اپنے زمانہ والوں پر حجت تمام کرے گا تو حق تعالیٰ اُن کے عذر کو قبول فرمائے گا اور اُن کی حجت کو جائز قرار دے گا۔ پھر حق تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وُہ دن ہے جو سچّوں کو اُن کی سچائی کے سبب سے نفع بخشے گا۔

کلینی نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب روزِ قیامت ہو گا خداوندِ عالم تمام خلائق کو جمع کرے گا سب سے پہلے جس کو طلب کرے گا حضرت نوح علیہ السّلام ہوں گے۔ اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے تبلیغ رسالت کی وہ عرض کریں گے ہاں کی۔ تو ان سے کہا جائیگا کہ تمھاری گواہی کون دے گا وہ کہیں گے محمدؐ بن عبداللہ (صلّی اللہ علیہ وآلہ) اور جناب نوحؑ لوگوں کے سروں پر پیر رکھتے ہوئے جناب رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس پہنچیں گے اور وہ مُشک کے ایک ٹیلہ پر ہوں گے۔ علیؑ اُن کے ساتھ ہوں گے۔ یہ ہے خُدا کے اس قول کے معنی۔ فلمّا راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الّذین کفروا۔ یعنی جب اُن کو حق تعالیٰ کے نزدیک صاحب قُرب و منزلت دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے متغیر ہو جائیں گے۔

گی کہ یہ کون ہے وہ کہیں گے کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ آپ کے پدر بزرگوار کی اُمت نے اُن کو شہید کیا اور اُن کے سر کو جُدا کر دیا۔ اُس وقت حق تعالیٰ کی جانب سے ندا آئے گی کہ اے میرے حبیب کی بیٹی جو کچھ تمہارے پدر کی اُمت نے تمہارے جگر گوشہ کے ساتھ ظلم کیا اور میں نے ذخیرہ کیا ہے تم کو اس لیے دکھایا ہے تاکہ بندوں کے حساب کی جانب نظر نہ کروں جب تک تم اور تمہارے فرزند اور تمہارے شیعہ اور تمہارے فرزند کے شیعوں کے علاوہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہے ان سب کو داخلِ بہشت نہ کر لوں قبل اس کے کہ بندوں کے محاسبہ میں مشغول ہوں۔ یہ ہے قول خدائے تعالیٰ کے معنی جو اُس نے اُن کے حق میں فرمایا ہے لا یحزنھم فزع الاکبر وھم فیھا اشتھت انفسھم خالدون یعنی قیامت کا سب سے بڑا خوف ان کو محزون و مغموم نہ کرے گا ان باتوں میں جن کی ان کا نفس خواہش رکھتا ہے وہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔

ابن بابویہ نے عیون اخبار الرضا میں اُنہی حضرت سے اُن کے آبائے طاہرینؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسُولِ خداؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ تم پہلے شخص ہو گے کہ بہشت میں داخل ہو گے اور میرا علم تمہارے ہاتھ میں ہوگا اور وہ لوائے حمد ہے اور وہ ستّر پھریروں کا ہوگا کہ ہر پھریرا آفتاب و ماہتاب سے بڑا ہوگا۔ اور علل میں حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ رسُولِ خدا نے امیرالمومنینؑ سے فرمایا کہ تم پہلے وہ شخص ہو گے جو بہشت میں داخل ہو گے۔ جناب امیرؑ نے عرض کی یا رسُول اللہؐ میں آپ سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گا؟ فرمایا ہاں اِس لیے کہ تم آخرت میں میرے علمدار ہو گے جس طرح دُنیا میں میرے علمدار ہو۔ اور علمدار مقدم ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ یا علیؑ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بہشت میں داخل ہو رہے ہو اور میرا عَلَم تمہارے ہاتھ میں ہے اور وہ لوائے حمد ہے۔ اور جناب آدمؑ اور اُن کے بعد جو پیغمبر اور اوصیاء ہیں سب اُس عَلَم کے نیچے ہوں گے۔ اور امالی اور خصال میں کئی سندوں سے ابن عباس سے منقول ہے کہ رسُولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ جبریلؑ شاد و خرّم میرے پاس آئے اور کہا اے رسُولِ خداؐ علیِ اعلیٰ آپؐ کو اور علیؑ کو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ محمدؐ میرے پیغمبر رحمت ہیں اور علیؑ میری حجت قائم رکھنے والے ہیں۔ میں اُس شخص پر عذاب نہ کروں گا جو علیؑ سے محبت و دوستی رکھتا ہے اگرچہ اس نے میری معصیت کی ہو۔ اور اُس شخص پر رحم نہ کروں گا جس نے اُس سے دُشمنی کی ہوگی اگرچہ میری اطاعت کی ہو۔ پھر جناب رسُولِ خداؐ نے فرمایا کہ جبرئیل روزِ قیامت میرے پاس لوائے حمد لے کر آئیں گے اور اُس کے ستّر پھریرے ہونگے ہر ایک آفتاب و ماہتاب سے زیادہ وسیع ہوگا اور میں خدا کی خوشنودی اور رضامندی

کی شفاعت اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور مومنوں کے حق میں ہوگی کہ قبیلہ ربیعہ و مضر کے لوگوں کے برابر شفاعت کریں گے جو عرب کے سب سے بڑے قبیلے ہیں اور مومنین شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ اپنے خادموں کی بھی شفاعت کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ میرے خادم کا مجھ پر حق ہے خداوندا اُس نے مجھ کو گرمی و سردی سے بچایا ہے اور ابنِ بابویہ نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازہ سے پیغمبر اور صدیق داخل ہوں گے۔ ایک دروازہ سے شہداء و صالحین داخل ہوں گے۔ اور پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور مومنین داخل ہوں گے۔ میں ہر وقت صراط کے کنارے کھڑا رہوں گا اور دُعا کروں گا اور کہوں گا پروردگارا ہمارے شیعوں، دوستوں اور یاروں کو اور جو شخص ہماری محبت و ولایت رکھتا ہو سلامتی کے ساتھ رکھ اور سلامتی کے ساتھ گزار۔ ناگاہ عرش کے درمیان سے آواز آئے گی کہ تمھاری دُعا میں نے قبول کی اور شیعوں کے حق میں تمھاری شفاعت منظور کی۔ اور ہمارے شیعوں میں سے ہر مرد اور جو ہماری محبت رکھتا ہوگا اور جس نے ہماری مدد کی ہوگی اور ہمارے دشمنوں کے ساتھ اپنے کردار و گفتار سے جنگ کی ہوگی۔ وہ اپنے ہمسایوں اور عزیزوں میں سے ستر ہزار اشخاص کی شفاعت کرے گا۔ بہشت کے باقی ایک دروازہ سے دوسرے وہ تمام مسلمان داخل ہوں گے جنھوں نے وحدانیت اور رسالت کی گواہی دی ہوگی اور جن کے دلوں میں ہم اہلبیتؑ سے ذرّہ برابر بغض نہ رہا ہوگا۔

ثواب الاعمال میں روایت کی ہے کہ ایک مومن ایک شخص کو دیکھے گا جس سے دُنیا میں دوستی رکھتا تھا اور اُس کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوا ہوگا۔ جب وُہ اس کے پاس سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ اے فلاں شخص میں دنیا میں تمھارے ساتھ نیکی کرتا تھا اور تمھاری حاجتیں پوری کرتا تھا۔ آج اُس کا بدلہ میرے حق میں تمھارے ذمّہ ہے، تو مومن اُس فرشتہ سے کہے گا جو اُس پر موکل ہوگا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اُس وقت خدا اُس فرشتہ کو حکم دے گا کہ اس مومن کی امان دہی کو عمل میں لائے اور اُس کو رہا کرے۔ نیز بسند معتبر انہی حضرتؑ سے روایت کی ہے کہ مومن اپنے دوست اور اپنے عزیزوں کی شفاعت کرے گا سوائے اُس کے جو ناصبی ہوگا کیونکہ اگر تمام پیغمبرانِ مُرسلین اور ملائکہ مقربین شفاعت کریں گے تو ناصبی کے حق میں مقبول نہ ہوگی۔ اور علل الشرائع میں انہی حضرتؑ سے روایت کی ہے کہ روزِ قیامت ایک عالم اور ایک عابد کو لائیں گے اور خدا کے سامنے کھڑا کریں گے۔ عابد سے تو کہیں گے کہ بہشت میں جاؤ اور عالم کو کھڑا رکھیں گے اور کہیں گے کہ لوگوں کی شفاعت کرو اُس کے عوض جو تم نے ان کو نیکی کی تلقین و تادیب کی تھی اور دوسری روایت کے مطابق عابد سے کہیں گے کہ تم نیک مرد تھے۔ لیکن تمھاری کوشش و ہمت

لیے کافی ہے؟ عرض کی ہاں یا حضرتؑ! میرے لیے کافی ہے اور بسند معتبر عمر بن ثابت سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ اہلِ جہنّم آگ میں عذابِ الٰہی کی اذیت و شدّت سے جو اُن کو پہنچے گی کتّوں اور بھیڑیوں کے مانند چلائیں گے۔ اے عمر تم کیا سمجھتے ہو جن کو موت نہ آئے گی عذاب سے نجات پائیں گے؟ عذاب میں ہرگز کمی نہ ہوگی اور آگ میں بھوکے اور پیاسے اور بہرے، گونگے اور اندھے ہوں گے اور اُن کے چہرے سیاہ ہوگئے ہوں گے اور محروم و نادم و پشیمان ہوں گے اور اپنے پروردگار کے غضب میں گرفتار ہونگے۔ اُن پر رحم نہ کیا جائے گا۔ اُن کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی۔ آگ اُن پر بھڑکائی جاتی رہے گی اور جہنّم کا کھولتا ہوا پانی بجائے پانی کے پئیں گے۔ اور بجائے کھانے کے زقوم جہنّم کھائیں گے اور آگ کے آنکڑوں سے اُن کے بدن پھاڑے جائیں گے آہنی گُرز اُن کے سر پہ ماریں گے۔ نہایت سخت مزاج اور بے حد شدید طبیعت فرشتے ان کو شکنجہ میں کسیں گے اور اُن پر رحم نہ کریں گے اور اُن کو آگ میں شیطانوں کے ساتھ کھینچیں گے اور زنجیر و طوق کی بندشوں میں ان کو مُقید رکھیں گے۔ اگر وہ دُعا کریں گے تو اُن کی دُعا مستجاب نہ ہوگی۔ اگر کوئی حاجت پیش کریں گے تو پوری نہ کی جائے گی۔ یہ ہے اُس گروہ کا حال جو جہنّم میں جائیں گے۔

حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جہنّم کے سات دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے فرعون، ہامان اور قارون جن سے فلاں فلاں اور فلاں کی طرف اشارہ ہے جائیں گے ایک دروازہ سے بنی اُمیہ داخل ہوں گے جو اُن کے لیے مخصوص ہے کوئی اس دروازہ سے اُن کے ساتھ نہ جائے گا۔ ایک دوسرا دروازہ باب لظیٰ ہے اور ایک دوسرا باب سقر ہے اور ایک دوسرا باب ہاویہ ہے کہ جو شخص اس میں سے داخل ہوگا۔ وہ ستّر سال تک نیچے چلا جاتا رہے گا اور ہمیشہ اُن کا حال جہنّم میں ایسا ہی ہے اور ایک دروازہ وہ ہے کہ جس سے ہمارے دُشمن اور وہ جس نے ہم سے جنگ کی ہوگی اور جس نے ہماری مدد نہ کی ہوگی داخل ہوں گے اور یہ دروازہ سب سے بڑا ہے اور اُس کی گرمی اور شدّت سب سے زیادہ ہے۔

بسندِ مُعتبر منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السّلام سے لوگوں نے فلق کے بارے میں دریافت کیا حضرتؑ نے فرمایا جہنّم میں وہ ایک درّہ ہے جس میں ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں ستّر ہزار کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ستّر ہزار کالے سانپ ہیں اور ہر سانپ میں زہر کے ستّر مٹکے ہیں اور ہر اہلِ جہنّم کو اسی درّہ سے گذرنا ہوگا۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ یہ تمھاری آگ جو دنیا میں ہے جہنّم کی آگ کے ستّر جزو میں سے ایک جزو ہے جس کو ستّر مرتبہ پانی سے بُجھایا ہے اور پھر جلی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تم میں سے کوئی اس کے قریب جانے کی طاقت نہ رکھتا یقیناً جہنّم کو روزِ قیامت

جل جائے گی تو خداوندِ عالم اُس کے بدلے دوسری کھال اُس کے بدن پر پیدا کر دے گا (۶) سعیر ہے اُس میں آگ کے تین سو قصر ہیں اور ہر قصر میں تین سو قصر آگ کے ہیں۔ پھر ہر قصر میں تین سو مکان آگ کے ہیں اور ہر مکان میں تین سو قسم کے عذاب مقرر ہیں۔ اُس میں آگ کے سانپ بچھو ہیں اور آنکڑے اور زنجیریں اُس طبقہ والوں کے لیے تیار کی ہوئی ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کافروں کے لیے طوق اور زنجیریں آگ کی تیار کی ہوئی ہیں (۷) جہنم ہے جس میں فلق ہے اور وہ جہنم میں ایک کنواں ہے۔ جب اُس کے دروازہ کو کھول دیتے ہیں جہنم بھڑکنے لگتی ہے اور یہ طبقہ سب سے بدتر طبقہ ہے اور صعودا جہنم کے درمیان تانبے کا ایک پہاڑ ہے۔ اثاماً پگھلے ہوئے تانبے کی ایک بڑی نہر ہے جو اُس پہاڑ کے گرد جاری ہے اور یہ مقام اُس طبقہ والوں کے لیے بدترین مقام ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کو سقر کہتے ہیں کہ جس روز سے خدا نے اس کو خلق فرمایا ہے اُس نے سانس نہیں کھینچی ہے۔ اگر خدا اُس کو اجازت دے کہ ایک سوئی کے سوراخ کے برابر سانس کھینچے تو یقیناً زمین پر جو کچھ ہے سب کو جلا دے اور خدا کی قسم اہلِ جہنم اُس وادی کی حرارت گندگی اور کثافت سے اور جو کچھ خدا نے اس کے لوگوں کے لیے اپنے عذاب سے تیار کیا ہے پناہ مانگتے ہیں اور اُس وادی میں ایک پہاڑ ہے کہ اُس کی گرمی، تعفن اور کثافت سے جو خدا نے اس کے اہل کے لیے مہیا کیے ہیں۔ اُس وادی کے تمام لوگ خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس کوہ میں ایک درّہ ہے جس کی گرمی کثافت اور عذاب سے اُس پہاڑ والے پناہ مانگتے ہیں۔ اِس درّہ میں ایک کنواں ہے کہ اُس کی گرمی، تعفن، اور کثافت اور عذابِ شدید سے اُس درّہ والے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس کنوئیں میں ایک سانپ ہے کہ اُس کنوئیں والے اُس کی خباثت بدبو اور کثافت وغیرہ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اُس سانپ کے شکم میں سات صندوق ہیں جو گزشتہ اُمتوں میں سے پانچ اشخاص کی جگہ ہے اور اس اُمت کے دو اشخاص کی جگہ۔ ان پانچ اشخاص میں قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ دوسرا نمرود ہے جس نے جنابِ ابراہیمؑ سے نزاع کی اور کہا کہ میں بھی مارتا ہوں اور جلاتا ہوں۔ تیسرا فرعون ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ چوتھا یہودا ہے جس نے یہودیوں کو گمراہ کیا۔ پانچواں مجوس ہے جس نے نصاریٰ کو گمراہ کیا اور اس اُمت کے دو اشخاص ہیں جو خدا پر ایمان نہیں لائے یعنی اوّل و دوم۔ اور حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گنہگاروں کے لیے جہنم کے اندر چند نقب تیار کی گئی ہیں اور اُن کے پیروں میں زنجیر پڑی ہے اور اُن کے ہاتھ گردن میں طوق (کی طرح بندھے) ہیں اور اُن کے جسموں پر پگھلے ہوئے تانبے کے کرتے پہنائے ہیں اور اُن کے

اُوپر سے آگ کے جُبّے اُن کے لیے قطع کیے ہیں اور اُن پر باندھے ہیں اور عذاب میں گرفتار ہیں جس کی گرمی جلد کو پہنچی ہے اور جہنّم کے دروازے اُن کے لیے بند کر دیئے گئے کبھی اُن کے دروازوں کو نہ کھولیں گے اور نہ کبھی ہوا اُن کے لیے اندر پہنچے گی اور ہرگز اُن کی تکلیف برطرف نہ ہوگی اور اُن کے عذاب میں ہمیشہ شدّت ہوتی رہے گی اور ہمیشہ عذاب تازہ بتازہ اُن پر ہوتا رہے گا نہ اُن کا مقام فانی ہے اور نہ عمر ختم ہوگی۔ مالک سے فریاد کریں گے کہ خدا سے دُعا کرو کہ ہم کو مار ڈالے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہمیشہ اس عذاب میں مبتلا رہو گے۔

بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جہنّم میں ایک کنواں ہے کہ جس سے اہلِ جہنّم فریاد کریں گے اور وہ ہر مغرور اور متکبر جبّار اور عداوت رکھنے والے کی جگہ ہے اور سرکش شیطان اور ہر اہلِ غرور کی جگہ ہے جو روزِ قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور جو شخص محمدؐ و آلِ محمدؐ سے عداوت رکھتا ہے اور فرمایا ہے کہ جہنّم میں جس شخص کا عذاب سب سے کم ہوگا وہ ہے جو آگ کے دو دریاؤں کے درمیان ہوگا۔ اُس کے پیروں میں آگ کے دو جُوتے ہوں گے اور اُس کے جُوتے کے بند آگ کے ہوں گے جس کی حرارت کی شدّت سے اُس کے دماغ کا مغز دیگ کے مانند جوش کھائے گا اور وُہ گمان کرے گا کہ اُس کا عذاب تمام اہلِ جہنّم سے زیادہ سخت ہے حالانکہ اُس کا عذاب سب سے ہلکا ہے۔ اور دُوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ فلق ایک کنواں ہے جہنّم میں کہ اہلِ جہنّم اُس کی شدّتِ حرارت سے خدا سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ وہ سانس لے اور جب وہ سانس لیتا ہے جہنّم کو جلا دیتا ہے اور اُس میں آگ کا ایک صندوق ہے کہ اُس کنوئیں والے اُس صندوق کی گرمی اور حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور اُس صندوق میں اگلے چھ آدمیوں کی جگہ ہے اور اِس اُمّت کے چھ اشخاص ہوں گے۔ پہلے والوں میں سے چھ اشخاص میں پہلا شخص پسرِ آدمؑ (قابیل) ہے جس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ دوسرا نمرُود ہے جس نے جناب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تیسرا فرعون۔ چوتھا سامری جس نے اپنا دین گوسالہ پرستی کو قرار دیا اور پانچواں وہ شخص جس نے یہودیوں کو اُن کے پیغمبر کے بعد گمراہ کیا۔ اور اِس اُمّت کے چھ اشخاص جن میں تینوں خلفائے جور، معاویہ، سرگروہ خوارج نہرواں اور ابنِ ملجمؒ ہے۔ اور جنابِ رسُولِ خداؐ سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا کہ اگر اس مسجد میں ہزار اشخاص یا زیادہ ہوں اور اہلِ جہنّم میں ایک شخص سانس لے اور اُس کا اثر اُن تک پہنچے تو مسجد اور جو اُس میں ہے سب کو یقیناً جلا دے اور فرمایا کہ جہنّم میں ایسے سانپ ہیں جو موٹائی میں اُونٹوں کی گردن کی طرح ہیں کہ اُن میں ایک اگر کسی کو ڈس لے تو چالیس قرن یا چالیس سال اُسی کی تکلیف میں رہے گا اور اُس صندوق میں

---

[۱] چھٹے شخص کا تذکرہ اصل کتاب میں نہیں ہے شاید ہامان ہوگا واللہ اعلم کاتب یا خود مؤلف سے سہو ہوا ہو۔ مترجم

کی ہے کہ ایک مومن ایک بادشاہ جبّار کی سلطنت میں تھا وہ اُس مومن کو اذیت و تکلیف پہنچاتا تھا۔ وہ مومن بھاگ کر مشرکین کے مُلک میں چلا گیا۔ ایک مشرک نے اس کو جگہ دی اور اُس کے ساتھ نیکی اور مہربانی کرتا تھا اور اُس کی ضیافت کرتا تھا۔ جب اس مشرک کی وفات کا وقت آیا تو خداوندِ عالم نے اس کو وحی کی کہ مجھے اپنے عزّت و جلال کی قسم ہے کہ اگر تیرے لیے میری بہشت میں جگہ ہوتی تو تجھ کو اس میں ساکن کرتا۔ لیکن بہشت حرام ہے اُس پر جو شرک کے ساتھ مرے لیکن اے آگ اُس کو جگہ سے ہٹا اور ڈرا لیکن کوئی اذیت اس کو نہ پہنچا۔ اور ہر روز اُس کے دونوں طرف سے اُس کے لیے دن نکالتے ہیں۔ راوی نے پوچھا کہ بہشت کی طرف سے بھی۔ حضرتؑ نے فرمایا جس جگہ سے خدا چاہتا ہے [1]

اور محمد بن الحنفیہ اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حق تعالیٰ لوگوں کو حکم کرے گا کہ صراط سے گذریں تو مومنین آسانی سے گذر جائیں گے اور منافقین جہنّم میں گریں گے اُس وقت حکمِ خدا ہوگا کہ اے مالکِ جہنّم منافقوں کا مذاق اُڑاؤ۔ اس وقت مالک جہنم کا ایک دروازہ بہشت کی جانب کھول دے گا اور اُن کو ندا دے گا کہ اے گروہ منافقین یہاں تک آؤ اور جہنّم سے بہشت کی جانب بڑھو۔ یہ سُن کر ستّر سال تک منافقین جہنّم میں تیریں گے یہاں تک کہ اُس دروازہ تک پہنچیں۔ جب چاہیں گے کہ اُس سے باہر نکلیں تو دروازے اُن پر بند کر دیئے جائیں گے اور دُوسرے مقام سے دروازہ کھول دیں گے اور کہیں گے اس دروازہ سے باہر بہشت کی جانب جاؤ۔ وہ پھر ستّر سال تک کوشش کریں گے اور آگ کے دریاؤں میں تیریں گے جب اُس دروازہ تک پہنچیں گے تو پھر وہ ان پر بند کر دیا جائے گا اور ہمیشہ ان کے ساتھ یوں ہی کیا جائیگا جس طرح وہ دُنیا میں مومنین کے ساتھ ہمیشہ کرتے تھے اور کہتے تھے۔ انّما نحن مستہزءون تو خدا کے اِس قول اللّٰہ یستہزئ بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون کے یہ معنی ہیں یعنی خدائے تعالیٰ آخرت میں اُن کا مذاق اُڑائے گا اور امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ آخرت میں اُن کے ساتھ خدا کا استہزاء (مذاق اُڑانا) یہ ہوگا کہ جب خدا

---

[1] مُؤلّف فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں ان آیتوں سے جو گذر چکیں اختلاف نہیں رکھتیں جو دلالت کرتی ہیں کہ سارے کافر معذب ہوں گے اور ان کے عذاب میں ہرگز تخفیف نہ ہوگی۔ کیونکہ جہنّم میں اُن کا ہونا اُن کا عذاب ہے اگرچہ ان کو اس میں اذیت نہ پہنچے۔ اور دوسری حدیث میں تخفیف اور آگ کی حرارت سے حفاظت ظاہر ہے کہ اُن کے لیے عذاب ہے اور یہ سب اُن سے تخفیف نہیں ہوتی۔ اور ممکن ہے یہ حدیثیں آیتوں سے مخصوص ہوں۔

کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے زیادہ شقی ہے۔ جا خازن جہنم کے پاس تا کہ اُس کی صورت یا جگہ تجھ کو دکھائے۔ میں مالک، خازن جہنم کے پاس گیا اور کہا خداوند بزرگ و برتر تجھ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھے اُس کو دکھا دے جو مجھ سے زیادہ شقی ہے۔ مالک مجھے جہنم کی طرف لے گیا اور جہنم پر سے سرپوش اُٹھایا ایک سیاہ آگ باہر نکلی تو میں نے گمان کیا کہ مجھ کو اور مالک کو وہ کھالے گی۔ مالک نے اُس سے کہا کہ ساکن ہو، وہ ساکن ہوئی پھر مجھ کو طبقۂ دوم میں لے گیا۔ ایک آگ اُس میں سے باہر نکلی جو پہلے طبقہ کی آگ سے زیادہ سیاہ تھی اور زیادہ گرم تھی۔ مالک نے اُس سے بھی کہا کہ ساکن ہو، وہ ساکن ہوئی۔ اسی طرح جس طبقہ میں وہ مجھ کو لے گیا سابق طبقہ سے زیادہ تیرہ و تار اور زیادہ گرم آگ تھی۔ یہاں تک کہ ساتویں طبقہ میں مجھ کو لے گیا۔ اُس میں سے ایک آگ برآمد ہوئی کہ میں نے گمان کیا کہ مجھ کو اور مالک کو اور اُن تمام چیزوں کو جو خدا نے پیدا کیا ہے جلا دے گی۔ اُس کو دیکھ کر میں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا اے مالک اس کو حکم دو کہ یہ سرد و ساکن ہو ورنہ میں مر جاؤں گا۔ مالک نے کہا تو وقتِ معلوم تک نہ مرے گا۔ میں نے وہاں دو مردوں کو دیکھا جن کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں تھیں اور اُن کو اوپر لٹکایا تھا اور اُن کے سروں پہ ایک گروہ کھڑا تھا اور آگ کے گرز اُن کے ہاتھوں میں تھے وہ اُن کے سروں پر مارتے تھے۔ میں نے مالک سے پوچھا یہ کون ہیں اُس نے کہا کہ تو نے شاید وہ تحریر نہیں پڑھی جو ساق عرش پر لکھی تھی میں نے اُس کو دیکھا ہے جس کو خدا نے دو ہزار سال قبل اس کے کہ دنیا یا آدمؑ کو پیدا کرے لکھا تھا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ وَنَصَرْتُہٗ بِعَلِیٍّ یہ دونوں اُن دونوں حضرات کے دشمن اور اُن کو اذیت دینے والے ہیں یعنی منافق اوّل و دوم۔

کلینی نے طولانی حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کتابِ خدا میں کفر کی پانچ صورتیں ہیں منجملہ اُن کے ایک کفر جحود کا ہے اور وہ خدا کی پروردگاری سے انکار کرنا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور نہ کوئی بہشت ہے نہ دوزخ۔ اور یہ قول زندیقوں کے دو گروہ کا ہے جن کو دہریہ کہتے ہیں۔

اور سید ابن طاؤس نے کتاب زہد النبی سے جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ اُس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین کے پہاڑوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب زمین کے ساتویں طبقہ میں جا کر دھنس جائیں اور اُس قطرہ کا تحمل نہ کر سکیں۔ لہٰذا اُس شخص کا کیا حال ہو گا جس کا طعام وہ ہو گا۔ اور اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر غسلین کا ایک قطرہ زمین کے پہاڑوں پر ٹپکا دیا جائے

بولے کاش میں کوئی پرندہ ہوتا اور جنگلوں میں پرواز کرتا اور میرے لیے کوئی حساب اور عذاب نہ ہوتا اور میں جہنم کا نام نہ سنتا۔ اور جناب امیرؑ نے فرمایا کاش درندے میرا گوشت کھاتے یا میں پیدا نہ ہوا ہوتا اور جہنم کا نام نہ سنتا۔ پھر جناب امیرؑ نے سر پہ ہاتھ رکھا اور روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیسا دراز سفر ہے اور قیامت کے سفر میں زادِ راہ کس قدر کم ہے جہنم میں ڈالے جاتے ہیں اور آگ کے آنکڑے سے لوگوں کے گوشت جسم سے چھیلے جاتے ہیں۔ آہ آہ! وہاں وہ بیمار ہیں جن کی عیادت کے لیے کوئی نہیں جاتا اور ایسے زخمی ہیں جن کے زخموں کا کوئی علاج نہیں کرتا اور ایسے قیدی ہیں جن کی رہائی کی کوئی کوشش نہیں کرتا۔ آگ کھاتے ہیں اور آگ پیتے ہیں اور جہنم کے طبقوں کے درمیان سراسیمہ پھرتے ہیں اور نرم و عمدہ لباس پہننے کے بعد آگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور عورتوں سے بغلگیر ہونے کے بعد شیاطین سے لپٹتے ہیں۔

جہنم کے اوصاف اور اُس کے عذاب اور سختیوں اور تکلیفوں کے بارے میں آیتیں اور حدیثیں بہت ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں اسی قدر درج کرنے پر اکتفا کی۔ اکثر بحار الانوار میں جمع کر دی ہیں۔ خداوندِ عالم تمام مومنین کو خوابِ غفلت سے بیدار کرے اور ضلالت کی بیہوشی سے ہوش میں لائے۔ بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ۔ آمین ثم آمین۔

سترھویں فصل

اعراف کا بیان:

خداوندِ عالم نے فرمایا ہے کہ اہلِ بہشت اصحابِ دوزخ کو آواز دیں گے کہ ہم نے اپنے پروردگار سے وہ تمام ثواب پائے جن کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا اور وہ سب حق اور سچ تھا تو کیا تم نے بھی وہ تمام عقوبات اور عذاب پائے جن کا تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا کہ وہ سب حق تھا تو وہ کہیں گے ہاں۔ اُس وقت ایک مؤذن اذان کہے گا۔ یعنی اُن کے درمیان ندا دے گا جس کو جنتی اور دوزخی دونوں گروہ سنیں گے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے جو راہِ خدا سے لوگوں کو منع کرتے تھے اور خدا کی راہ میں کجی نکالتے تھے۔

عامہ و خاصہ کے طریقہ سے متواترہ حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو مؤذن روزِ قیامت یہ ندا دے گا وہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام ہوں گے اور ابنِ عباس سے مروی ہے کہ کتابِ خدا میں علیؑ کے بہت سے نام ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے۔ ایک نام مؤذن ہے جو اس آیت میں وارد ہوا ہے اور وہ ندا دیں گے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جنھوں نے میری ولایت و امامت کی تکذیب کی اور میرے حق کو خفیف کیا۔ اس کے بعد فرمایا ہے کہ دوزخ اور بہشت کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ اعراف ہے جو جہنم اور بہشت کے درمیان ایک حصار ہے۔ کہتے ہیں کہ اعراف پر چند مرد ہوں گے جو ہر ایک کو اُس کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور بہشتی لوگوں کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ اور وہ ابھی داخلِ بہشت نہ ہوئے ہوں گے اور

لوگوں کے واسطے کوئی خوف نہیں ہے۔ آپ لوگ کبھی غمگین اور اندوہناک نہ ہوں گے اور علل میں جناب موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ ہر نماز کے وقت جبکہ یہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں تو خدا ان پر لعنت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کیوں ایسا ہے۔ فرمایا اس لیے کہ امامت کے متعلق ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہماری تکذیب کرتے ہیں اور معانی الاخبار میں بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صادقؑ نے حمران سے فرمایا کہ دین حق اور اہلبیتؑ کی ولایت کی رسّی کو اپنے اور تمام اہلِ عالم کے درمیان کھینچو جو شخص ولایت و امامت اہلبیتؑ کے بارے میں تمھارا مخالف ہوگا اگرچہ وہ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ کی نسل سے ہو وہ زندیق ہے اور مثل صحیح دوسری سند حسن سے روایت کے مطابق فرمایا کہ جو شخص تمھاری مخالفت کرے اور ریسمان ولایت سے باہر ہو جائے اُس سے علیحدگی اختیار کرو ہر چند وہ علی و فاطمہ علیہما السّلام کی نسل سے ہو اور انہی حضرتؑ سے عقاب الاعمال میں روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے علیؑ کو اپنے اور اپنی خلق کے درمیان نشان قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ کوئی نشان نہیں ہے۔ جو شخص اُن کی پیروی کرتا ہے مومن ہے اور جو انکار کرتا ہے کافر ہے اور جو شخص اس کے بارے میں شک کرے مشرک ہے۔ ایضاً انہی حضرتؑ سے منقول ہے اگر تمام لوگ جو زمین میں ہیں حضرت امیرالمومنینؑ سے انکار کریں تو خدا سب کو معذب فرمائیگا۔ اور جہنم میں داخل کرے گا۔ ایضاً اکمال الدین میں حضرت کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص ہر زمانہ کے امام کی شخصیت اور اُن کی نصیحت کے بارے میں شک کرے وہ کافر ہوگیا اُن تمام اُمور سے جو خُدا نے نازل کیا ہے، اور کتاب اختصاص میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ائمہ اطہارؑ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد بارہ نجیب ہیں جن سے فرشتہ باتیں کرتا ہے اور جو شخص اُن میں سے ایک بھی کم یا زیادہ کرے گا۔ خدا کے دین سے خارج ہو جائے گا اور ہماری ولایت سے کچھ بہرہ ور نہ ہوگا۔ اور تقرب المعارف میں روایت کی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السّلام کے آزاد کردہ نے انہی حضرتؑ سے پوچھا کہ آپ کے اُوپر میرا کچھ حق خدمت ہے۔ لہٰذا مجھے اوّل و دوم کے حال سے آگاہ فرمایئے حضرتؑ نے فرمایا وُہ دونوں کافر تھے اور جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ابوحمزہ ثمالی نے انہی حضرتؑ سے اوّل و دوم کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ وُہ کافر تھے اور جو اُن کی ولایت کا اقرار کرتا ہے وہ بھی کافر ہے

اس بارے میں حدیثیں بہت ہیں جو متفرق کتابوں میں درج ہیں اور اکثر بحارالانوار میں مذکور ہیں اور شیعہ امامیہ کے بڑے بڑے لوگ جن سے گناہانِ کبیرہ سرزد ہوئے ہوں گے اور بغیر توبہ مر گئے ہوں گے عُلمائے امامیہ کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہیں گے اور جناب رسُولِ خداؐ اور ائمہ اطہار علیہم السّلام کی شفاعت یقیناً اُن کو حاصل ہوگی جیسا کہ بیان

خیرٌ من النوم کا اذان میں غیر مستحب ہونا اور سجدہ دوم کے بعد ایک احتمال پر جلسہ استراحت اور سجدہ شکر کا بعد نماز مستحب ہونا اور زیارت قبور رسول خداؐ اور آئمہ اطہارؑ اور ان کی تعظیم و تعمیر کا بلکہ شیعوں کے صالحین اور عزیزوں اور رشتہ داروں کی قبروں کی زیارت کا مستحب ہونا مطلقاً بنا بر اظہر۔ اور کتے اور تمام درندوں کے اور حشرات الارض کے گوشت کا حرام ہونا جیسے بلی سانپ وغیرہ انھیں کے مثل کا بھی حرام ہونا بنا بر احتمال اظہر اور محارم کے ساتھ عضو تناسل پر کپڑا لپیٹ کر وطی کرنے کی حرمت احتمال پر بلکہ جبریہ قول کے نہ ہونے کے ساتھ مطلقاً اور عبادات کا ساقط نہ ہونا ان تمام امور کو مجملاً ضروریات دین اسلام میں شمار کیا جا سکتا ہے اور جن امور کا دین و ایمان اور مذہب اثنا عشری میں ظہور اس حد تک پہنچا ہو کہ جو شخص اس دین میں داخل ہو جان لے تو یہ سب ضروریات دین و ایمان میں سے ہوگا اور ان کا انکار اس کے بانی کا انکار ہے۔ اگرچہ اکثر علماء کے کلام میں اس کی تصریح نہیں ہے لیکن ان کی دلیل سے اس دین کے ضروری ہونے کے سبب سے منکر کا کفر لازم آتا ہے اور بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانتا ہو اور اول و دوم اور ان کے گروہ سے اور تمام دشمن اور مخالفین سے علیحدگی اور برأت نہ رکھتا ہو۔ احادیث متواترہ میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ان سے بیزاری اختیار نہ کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں بلکہ ہمارا دشمن ہے اور کتاب نفحات الاموات میں عامہ و خاصہ کے طریقہ سے متواتر حدیثیں اس بارے میں لکھی گئیں اور اس سے زیادہ بحار الانوار میں لکھی گئی ہیں اور رسالہ شرائع دین میں حضرت امام رضاؑ سے جو آپ نے مامون کے لیے لکھا تھا مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صرف اور خالص ایمان وہ ہے کہ گواہی دو کہ خدا یکتا ہے اور اپنا شریک نہیں رکھتا اور واحد حقیقی ہے اور اعضائے و جوارح نہیں رکھتا اور تمام خلق اس کی محتاج ہے اور وہ اپنی ذات سے قائم ہے اور تمام چیزیں اسی کے سبب سے قائم ہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا اور تمام امور پر قادر ہے اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ایسا عالم ہے کہ کسی چیز سے ناواقف نہیں اور ایسا قادر ہے کہ کبھی عاجز نہیں ہوتا اور ایسا بے نیاز ہے کہ کبھی محتاج نہیں ہوتا اور ایسا عادل ہے کہ کبھی ظلم نہیں کرتا ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ اپنا کوئی شبیہ اور ضد اور ہمسر نہیں رکھتا اور وہی عبادت، دعا، اس سے امیدوار ہونے اور ڈرنے میں مقصود خلق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور امین اور اس کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں اور تمام انبیاء سے بہتر ہیں اور خاتم المرسلین ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ ان کی ملت اور شریعت کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ جو کچھ حضرتؐ نے خدا کی جانب سے خبر دی ہے حق ہے اور اس کی تصدیق

اور شفاعت اُن کے لیے جائز ہے اور اس زمانہ میں دُنیا تقیہ کا مقام ہے۔ اسلام کا ملک ہے ایمان کا نہیں ہے اور کُفر کا بھی نہیں ہے۔ نیکی کا حکم کرنا اور بُرائیوں سے منع کرنا واجب ہے اگر ممکن ہو اور جان کا خوف نہ ہو۔ اور ایمان فرائض کا ادا کرنا ہے جن کو خدا نے قرآن میں واجب قرار دیا ہے اور تمام گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کرنا ہے۔ اور وہ دل کی معرفت ہے زبان سے اقرار کرنا ہے اور اعضاء و جوارح سے عمل (کا نام ایمان) ہے اور چاہیئے کہ قبر کے عذاب اور سوال منکر و نکیرین اور مرنے کے بعد زندہ ہوتے، صراط، میزان پر ایمان رکھیں اور اُن سے بیزاری اختیار کریں جنھوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور ارادہ کیا کہ اُن کو گھر سے باہر لائیں اور اُن پر مظالم کی بُنیاد قائم کی اور سُنّتِ پیغمبرؐ کو تبدیل کیا اور اُن سے بیزاری اختیار کریں جنھوں نے محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیعت توڑی جیسے طلحہ و زبیر اور اُن کے ہمراہی جنھوں نے اپنی بیعت توڑی اور حرمت رسُولِ خداؐ کا پردہ چاک کیا اور آنحضرتؐ کی زوجہ کو گھر سے نکالا اور جنابِ امیرؑ سے جنگ کی اور اُن کے شیعوں کو قتل کیا اور اُن لوگوں سے بھی بیزاری اختیار کریں جنھوں نے اُن حضرتؑ پر تلوار کھینچی جیسے مُعاویہ و عمرو بن العاص اور اُن کی پیروی کرنے والے۔ اور اُن سے بھی بیزاری کرنا چاہیئے کہ جنھوں نے نیک صحابہ کو مدینہ سے نکالا اور مثل مُعاویہ و عمرو بن العاص جیسے جاہلوں کو مُسلمانوں کا حاکم بنایا اور اُن کے دوستوں اور پیروی کرنے والوں سے جنھوں نے جنابِ امیرؑ سے جنگ کی۔ نیز صاحبانِ علم و فضل مہاجرین کو قتل کیا اور اُن سے بیزاری جنھوں نے خودسری کی جیسے ابوموسیٰ اشعری اور اُس سے دوستی رکھنے والے۔ اور خوارج سے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کہ جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی کوشش دنیاوی زندگی میں باطل ہوئی اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اچھے عمل کیے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی آیتوں سے کافر ہو گئے یعنی جنابِ امیرؑ کی ولایت سے اور اُس سے کافر ہوئے (انکار کیا) کہ خدا سے مُلاقات کی اور کوئی امام نہیں رکھتے تھے۔ لہٰذا اُن کے اعمال ضبط و بیکار ہو گئے ہم اُن کے لیے میزان قائم نہ کریں گے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ لوگ جہنّم کے کُتّے ہوں گے اور چاہیے کہ بیزاری اختیار کریں انصاب و ازلام سے جو پیشوایانِ ضلالت اور قائدانِ جور و ظلم ہیں اور اُن کا آخر جس نے ناحق دعوائے امامت کیا ہے اور ناقۂ صالح کے پے کرنے والوں کے مانند اشقیائے اوّلین و آخرین سے بیزاری جنھوں نے اُن کی محبّت اختیار کی ہے یعنی ابن ملجم اور تمام قاتلان ائمہؑ سے اور واجب ہے اُن سے محبّت و ولایت جو اپنے پیغمبرؐ کے طریقہ پر گزرے ہیں اور دینِ خدا میں تغیّر و تبدل نہیں کیا ہے جیسے سلمانؓ، ابوذرؓ، مقداد، عمار، حذیفہ، ابوالہاشم، سہل بن حنیف، عبادہ بن الصامت، ابوایوب انصاری، خزیمہ، اور ابوسعید خُدری وغیرہم رضوان اللہ

علیہم اور اُن کی اطاعت و پیروی کرنے والوں سے ولایت اور اُن سے جنھوں نے اُن کی ہدایت سے ہدایت پائی ہے اور شراب انگور اور ہر مست کرنے والی شراب کا حرام ہونا۔ اُس کی کم مقدار ہو یا زیادہ ۔ اور جو بہت مست کرتی ہے اُس کی کم مقدار بھی حرام ہے ۔ اور مضطر شراب نہیں پیتا کیونکہ اُس کو مار ڈالتی ہے ۔ اور ہر ڈنک رکھنے والے جانور اور درندوں اور پرندوں میں سے ہر چنگل والے پرندوں ۔ کا حرام ہونا اور مار ماہی اور ہر بے چھلکے کی مچھلی کا حرام ہونا اور کبائر سے پرہیز اور وہ نفس کشی ہے جس کو خدا نے حرام کیا ہے اور زنا اور چوری، شراب پینا اور ماں باپ کی طرف سے عاق ہونا اور جہاد سے بھاگنا اور مالِ یتیم ناحق کھانا اور مُردار اور خون اور سور کا گوشت کھانا اور اُس کا کھانا جس پر ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اور اُس کی حرمت اُس صورت میں ہے جبکہ آدمی مضطر نہ ہو اور سود کھانا جبکہ اُس کی حرمت ظاہر ہوئی ہو اور رشوت اور جوا اور تول میں کم کرنا اور عفیفہ عورتوں کے بارے میں فحش بکنا، لواطہ اور جھوٹی گواہی اور خدا کی رحمت سے دُنیا و آخرت میں ناامید ہونا اور خدا کے عذاب سے لاپروا ہونا اور گناہوں کا مرتکب ہونا اور ظالموں کی مدد کرنا اور دل کا اُن کی طرف مائل ہونا اور کسی امر گزشتہ پر جھوٹی قسم کھانا اور مسلمانوں کے حقوق کا ادا کرنے کی طاقت کے باوجود روک رکھنا اور جھوٹ، تکبر، اور اسراف اور مال کو بیکار ضائع کرنا اور خیانت اور حج کو سُبک سمجھنا اور بغیر عُذر کے حج میں تاخیر کرنا اور دوستانِ خدا سے جنگ کرنا اور گناہوں پر اصرار کرنا۔

ابن بابویہ نے کتاب خصال میں ان مضامین میں سے اکثر کی چند سندوں سے اعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ یہ سب شرائع دین ہیں اس کے لیے جو اُن سے متمسک ہو اور خُدا اس کی ہدایت کا ارادہ کرے ۔ اس کے علاوہ ان مضامین سے اکثر کو جو مذہب حقہ شیعہ کے موافق ہیں بیان فرمایا۔ اُس پر اور زیادہ یہ فرمایا کہ نماز نہ پڑھیں مُردار کی کھال پر اگرچہ ستر مرتبہ دباغی کی ہو اور نماز کی ابتدا میں تعالیٰ جدلکَ نہ کہیں ۔ اور عورت کو قبر میں لحد کے عرض کی جانب سے اُتاریں اور قبر کو چوکور بنائیں اور خرپشتہ یعنی گول نہ بنائیں اور دوستانِ خدا کی محبت اور ولایت واجب ہے اور اُن کے دشمنوں سے بیزاری واجب ہے اور اُن سے جنھوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور آنحضرتؐ کے پردہ کی ہتک کی اور جناب فاطمہؑ سے فدک کو غصب کیا اور آپ کو میراث سے محروم کیا اور اُن کے شوہر کے حق کو چھین لیا ۔ اور ارادہ کیا کہ ان کے گھر کو جلا دیں اور اہلبیتؑ پر ظلم کی بُنیاد رکھی اور رسولؐ کی سنّت میں تغیر و تبدل کیا اور بیزاری طلحہ و زبیر اور مُعاویہ اور اُن کے ساتھیوں اور خوارج سے واجب ہے اور جناب امیرؑ کے قاتل اور ائمہ اطہارؑ کے تمام قاتلوں سے بیزاری واجب ہے۔